ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر ۱۵۵ قیمت عہ مع محصول ڈاک مرتبہ محمد امین زبیری

جلد ۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۸

فہرست مضامین

(۱) فرائض کی پابندی
فاطمہ صغرا بیگم صاحبہ
(۲) خوش قسمت لڑکی ۴
محمودہ بیگم صاحبہ
(۳) تلون مزاجی
م ، ب
(۴) عورتون کی اعلی تعلیم ۶
ح ، ب
(۵) خیزران دولت عباسیہ کی ایک کنیز یا ملکہ ۱۴
مظہر الحسن صاحب
(۶) مختلف ممالک مین رسوم شادی ۲۵
سید عبدالکریم صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈھ
(۷) امن و صلح کی علم بردار ارنیا ۳۰
محمد طہ صاحب
(۸) جاپان اور چین کی دلچسپ حالات ۳۳
سید عبدالجلیل صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈھ
(۹) تربیت دماغ - عالیہ خاتون ۴۰

مطبع سلطانی بھوپال مین باہتمام مولوی محمد حمید اللہ مہتمم مطبع ریاست طبع ہو کر دفتر سے شائع ہوا

کتبہ احمد اللہ خان

قیمت فی پرچہ ۴ر

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

MAKAIAS.J.15.166.1

ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر ین ۱۵۵ قیمت مع محصول ڈاک مرتبہ محمد امین زبیری

جلد ۱ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۸

فہرست مضامین

(۱) فرائض کی پابندی
فاطمہ صغرا بیگم صاحبہ

(۲) خوش قسمت لڑکی ۔ ۴
محمودہ بیگم صاحبہ

(۳) تلون مزاجی ۔
م ، ب

(۴) عورتون کی اعلی تعلیم ۔ ۶
ح ، ب

(۵) خیزران دولت عباسیہ کی ایک کنیز یا ملکہ ۔ ۱۴
مظہر الحسن صاحب

(۶) مختلف ممالک مین رسوم شادی ۔ ۲۵
سید عبد الکریم صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈہ

(۷) امن وصلح کی علم بردار ارنیا ۔ ۳۲
محمد طہ صاحب

(۸) جاپان اور چین کی دلچسپ حالات ۔ ۳۴
سید عبد الجلیل صاحب متعلم محمڈن کالج علیگڈہ

(۹) تربیت دماغ ۔ عالیہ خاتون ۔ ۳۰

مطبع سلطانی بھوپال مین باہتمام مولوی محمد حمید اسعد مہتمم مطبع ریاست طبع ہو کر دفتر سے شائع ہوا

کتبہ احمد اسعد خان

قیمت فی پرچہ ۴/

مقاصد و قواعد

۱- اس رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ ہندستانی خواتین مین اشاعت [illegible] اولاد کی متعلق بحثین کیجائین اور انکی لئے مفید معلومات کا ذخیرہ بہم پہونچایا جاے اور علمی مضامین شائع کئے جائین۔

۲- یہ رسالہ کم سے کم مہینے مین ایک بار بھوپال سی شائع ہوگا، سیاسی مضامین خواہ وہ ریاستون سی متعلق ہون یا گورنمنٹ برطانیہ سی تعلق رکھتے ہون یا خلاف ادب و حیا ہون، یا جنسے مذہبی منافرت یا مذہبی تعصب پیدا ہون یا ذاتیات پر مبنی ہون شائع نہ کئے جائینگے

۳- رسالہ کی سالانہ قیمت مع محصولڈاک تین روپیہ ہے اور ہر حالت مین پیشگی وصول کیجائیگی

تمام مضمون نگار خواتین ہر قسم کی مراسلت کلثوم بیگم صاحبہ آنریری اڈیٹر ظل السلطان کی نام فرمائین، باقی جملہ خط و کتابت مضامین و ترسیل زر منیجر و اڈیٹر کی نام سی کیجائیگی۔

۴- مضمون نگارون کو براہ مہربانی اس امر کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ حتی الامکان مضامین مین دقیق الفاظ، یا پیچیدہ ترکیبین استعمال نہ کیجائین۔ صاف خط مین مضامین تحریر کرین اور نام بھی لکھین۔ اگر اجازت دیجائیگی تو نام شائع کیا جائیگا ورنہ نہین،

۵- خط کتابت مین ہمیشہ صاف صاف نام لکھنا چاہئے تاکہ پڑھنے اور جواب لکھنے مین آسانی ہو۔

۶- بہترین مضمون نگار خاتونوں کو "ظل السلطان" کیطرف سی ہر سال ۷ ربیع الاول کو (جو حضور سرکار عالیہ فرمانروای بھوپال کی سالگرہ مسند نشینی کی تاریخ سعید ہے) ایک تحفہ موسوم بہ سلطانیہ پرائز دیا جائیگا، مضمون کا انتخاب لیڈیز کلب کی منتخبہ کمیٹی کریگی۔ خواتین کو اعلی مضامین فی صفحہ ظل السلطان ۸ر سے لیکر عہ تک اجرت دیجائیگی اور مضامین اجرتی کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی جو نہایت قابل اصحاب سے مرکب ہے۔ ان طالبات مدارس اناث کو جو ظل السلطان مین تصدیق لیڈی سپرنٹنڈنٹ یا معلمہ اول مضامین لکھکر بھیجین تین انعام عـہ و عہ و ہ کے مقرر ہین جو سالانہ تقسیم ہونگے

۷- اگر رسالہ کا کوئی نمبر نہ پہونچے تو تاریخ اشاعت سے پندرہ دن کے اندر طلب فرمائین۔

ظل السلطان

فرائض کی پابندی

اگرچہ اپنے فرائض کا پابند ہونا ہر شخص کے لئے ضروری ہے، لیکن مستورات کے لئے تو یہ لازم و ملزوم ہے، ان کے فرائض اس قسم کے ہین، کہ اگر غفلت کی جاے تو ابتری پھیل جانی لابدی ہوگی آجکل تعلیم نسوان کی ضرورت عام ہوگئی ہے، خدا کی شان ہے جس درخت کے قریب جانا سخت جُرم تھا، اب اُس کا پھل توڑنے کی بھی اجازت ہے ہم اسے تائید غیبی سے تعبیر کر سکتے ہین کیون کہ جس کام کی مخالفت مین تمام مُلک کے گوشۂ دل سے صدا بلند ہوئی اس کا پھر تکمیل پا جانا اور مخالفون کا سر تسلیم خم ہونا اس کی بیّن دلیل ہے۔

خواتین کے روشن ضمیر دل و دماغ ذرا سنجیدگی سے غور فرمائین کہ جب اِن کی فلاح و بہبود مین قدرت کو دلچسپی ہے تو پھر کیا سبب کہ انہین قدرت کے فرائض کی انجام دہی مین دلچسپی نہ ہو، تعلیم کی ترقی کے ساتھ ساتھ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

فرائض کی پابندی مین اضافہ ہونا چاہئے ، ورنہ تعلیم کا حقیقی مفہوم فوت ہو جاے گا اور یہ غفلت تعلیم نسوان کی چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانے والی ثابت ہوگی ، کیونکہ مخالفِ تعلیمِ نسوان حضرات معمولی سی غلطی کو بھی تعلیم کا باعث قرار دیتے ہین ، اس لئے ہمیشہ کوشش اس امر کی کرنی چاہئے کہ کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ ملے ، آج کل یہ شکایت ہے کہ تعلیم یافتہ لڑکیان جو کچھ کہتی یا کرتی ہین ، صرف نمائشی ہوتا ہے ، عملی طور سے کچھ بھی نہین ، چاہئے کہ اپنے دستور العمل سے اس غلط منطق کی تردید کیجائے

فرائض مین سب سے پہلے مذہبی فرض کی پابندی لازمی ھے کیونکہ ہم مذہب سے ہین ، اور مذہب ہم سے ، ہم نے اور تو سب کچھ کھو دیا لیکن غنیمت ھے کہ مذہب سے بے نیاز نہین ہوے ، قُرآنِ کریم ہماری زندگی کو بہترین رہنما ہے ، اس سے ہماری غفلت تباہ کُن نتیجہ پیدا کریگی خدا اور رسول کا حکم ماننا ہر حالت مین فرض ھے ، زمانہ ہم پر خواہ کتنی ہی آفت توڑے ، لیکن ہمین زبان عمل سے ان کی اطاعت کرنی چاہئے جب روشن ہدایت ہمارے پاس ھے ، تو پھر روگردانی کیسی اس کا کیا مطلب کہ نمائشی اقرار اور عملی انکار، ہماری زندگی کا اولین فرض مذہب کی پابندی ھے ، اور پھر دنیاوی فرائض ، تعلیم یافتہ بہنون کو اصول خانہ داری پر عبور کرنا ضروری ہے گھر مین معمولی ضروریات

ہمیشہ پیش آتی رہتی ہین ، لیکن اگر ان سے دلچسپی نہ ہوگی تو کبھی خوش اسلوبی سے انجام نہ پائینگی ، جب خوش اسلوبی نہین تو کچھ بھی نہین ، اپنے ہاتھ سے کام کرنے مین ہرگز عار نہ ہونا چاہئے ، گردش زمانہ کا کچھ اعتبار نہین ، انسان کی حالت مین تغیر ہوتے دیر نہین لگتی ، ہمین ایسی ناگہانی آفتون کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے تاکہ بعد مین پریشانی کا مُنہ دیکھنا نصیب نہ ہو ۔

لڑکیون کو بچپن مین ہی اپنے فرائض منصبی سے آگاہ کرنا چاہئے ، اگر شروع مین لاپرواہ ہوگئین تو پھر پابند ہونا بہت مشکل ھے درصل تعلیم کا نتیجہ خوش آیند جبھی ہوگا کہ پابندی فرائض کو ہر وقت ملحوظ رکھا جاے ، ورنہ وہ تعلیم حقیقی معنون مین تعلیم نہ ہوگی ، اسے عام کرنا یا بدنام کرنا مستورات کے دست قدرت مین ھے ، وہ چاہین تو چار چاند لگا سکتی ہین نہ چاہین تو ہزارون عیب موجود ہین ، مخالف تو مخالف حامی بھی مخالف ہو سکتے ہین ۔ اس پر کسی کو الزام دینا حماقت ہے ، اگر انسان خود راہ راست پر ہے ، تو کسی کو نکتہ چینی کا مجاز نہین ، لیکن اگر اپنی ہی غلطی ہے ، تو پھر بُرا ماننا عبث ھے ، چاہئے کہ فوراً اصلاح حالت کی طرف متوجہ ہو اگر کوئی کمی ھے تو اسے پورا کرے مستورات کے فرائض منصبی مردون سے بھی بڑھے ہوے ہین ، انہین غفلت مناسب نہین ، ہر حالت مین باخبر رہنا چاہئے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

تاکہ زندگی کے تمام دشوار گذار مرحلے آسانی سے طے ہون ٭

خاکسار

فاطمہ صغرا بیگم

خوش قسمت لڑکی

از دھلی

اپنی نسل اور خاندان پر نظر کر کے کہتی ہے کہ مین خوش قسمت ہون اور ایزد تقدس تعالیٰ شانہٗ کا شکریہ ادا نہ کرون تو کون کرے۔

میرے خاندان مین سب سے پہلا شخص جو ہندوستان آ کر نواب ہوا وہ میرا دادا تھا، میرے خاندان مین سب سے پہلا شخص جو زیارت بیت اللہ شریف سے مشرف ہوا وہ میرا دادا تھا، میرے خاندان مین ناچ رنگ کو ترک کرنے والا بتقریب شادی سب سے پہلا شخص میرا باپ ہے، میرے خاندان مین سب سے پہلا شخص جو انگلستان واسطے تعلیم ڈاکٹری گیا وہ میرا بھائی ہے ؛ اب اپنی بہنون سے مشورہ چاہتی ہون کہ مجکو بھی کوئی ایسا نیک مشورہ دین کہ اپنے خاندان مین سب سے پہلے مین اوس کی ابتدا کرون ٭

محمود بیگم

نوٹ:۔ از آنریری اڈیٹر۔

میری یہ راے ہے کہ محمودہ بیگم صاحبہ انگریزی مین بی اے کی

ڈگری حاصل کرنے اور ایک ہوشیار "ٹرنڈ ٹیچر" ہونے کی کوشش کرین اور زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ وہ "کنڈر گارٹن" سکھانے کی تعلیم حاصل کرین اور اگر وہ اس مین کامیاب ہوگیئن تو نہ صرف اپنے خاندان مین بلکہ مُسلمان خواتین مین پہلی مثال قائم کرین گی ؛ اگر محمودہ بیگم صاحبہ کو ان باتون پر عمل کرنے کا موقع حاصل نہین ہے تو اُن کے لئے اس سے بہتر صلاح نہین ہوسکتی کہ وہ اپنے مکان پر غریب لڑکیون کی تعلیم کا ایک مکتب قائم کرین اور اپنے علم سے اُن کو نفع پہونچائین۔

"ظل السلطان" ماہ اگست مین ایک ایسی خاتون کا حال درج ہے جس نے باوجود مخالفتون کے اپنے خاندان مین موخر الذکر طریقہ سے تعلیم نسوان کا شوق پیدا کردیا ٭

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

تلوّن مزاجی

دنیا کے عجیب حیرت انگیز واقعات ہین جو ہم ایسے ناقص العقل لوگون کے واسطے اکثر تکلیف دہ بن جاتے ہین ، بسا اوقات ایسے پیچ درپیچ معاملات پیش ہوتے ہین جن کے لئے انسان کے دماغ مین کوئی مستقل راے قائم نہین ہوسکتی اور گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا مصداق ٹھیر جاتا ہے ، ظل السلطان مین بہن ح-ب صاحبہ کے مضمون لکھنے کی فہمائش پڑھکر اس وقت تک اسی پشیمانی مین تھی کہ کونسی اصلاح مضمون مین لکھون ، خدا خدا کر کے رفع استعجاب ہوا اور "تلون مزاجی" کی بابت چند سطرین لکھنے کا ارادہ کیا -

بزرگون کا قول ہے کہ انسان اگر اپنا رنج کسی سے بیان کرے تو اُس کی تکلیف کم ہو جاتی ہے یا آپ بیتی کہی تو سُننے والے پر اُس کا بہت اثر ہوتا ہے اس لئے مین تلون مزاجی سے پرہیز کرنے کی ہدایت سب کی خدمت مین پیش کرتی ہون اور مضمون لکھنے کا یہ آسان طریقہ سمجھ کر ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہوتی ہون -

دوسرون کے غیر مستقل ہونے سے جو قلبی تکلیف مجھ کو پہنچی ہے شاذ اُس کا

اندازہ کوئی نہین کرسکتا اور اگرچہ اوسکے نقص بیان کرنے مین مجھ کو از سر نو سب باتین یاد آئین گی لیکن عام فائدہ کی غرض سے کچھ اختصار کے ساتھ اس کے عیوب حوالہ قلم کرتی ہون اور خیال کرتی ہون کہ چند منٹ کو واسطے آپ کی طبیعت دلبستگی کے ساتھ اس کی طرف مخاطب ہو جائیگی ، اور میرے دل کو برعکس اسکے پریشان کرنے کو مستعد ہو جاے گی ، آپ کو تجربہ ہوگا اور مجھ کو پریشانی ، آپ کو دلچسپی ہوگی اور مجھ کو دل خراشی ، آپ کی طبیعت بہلے گی اور میری طبیعت اولجھیگی ، مگر خیر کچھ عبرت ہوگی اور کچھ نصیحت -

غور کرنے سے ہر شخص کو معلوم ہوگا کہ تلون مزاجی ایک ایسی عادت ہے جو تمام خوبیون پر پردہ ڈال دیتی ہے ، انسان مین اگر دنیا بھر کی خوبیان ہون اور مزاج مستقل نہو تو وہ سب ہیچ ہین -

چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی مثال لے لیجے ، جہان "تلون مزاجی ہوگی وہان کوئی کام ٹھیک نہ ہوگا ، انسان مین بہت سی صفتین ہین جو اچھی سے اچھی ہین لیکن میرے خیال مین مستقل مزاجی اور زبان کا پاس و لحاظ عقل کا جوہر ہے ، چون کہ مجھ کو کچھ علم کا مادہ نہین ہے اسلئے کسی اچھے پیرایہ مین تو بالتصریح اس کے اوصاف نہین بیان کرسکتی اور اصل تو یون ہے کہ اگر میرا ہر موے تن زبان کی طاقت پیدا کرے تو بھی اس کی تعریف نہین ہوسکتی ، مگر ہان مختصراً یہ ہے کہ انسان کے اعتبار کامیابی ، اور

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

ہر دل عزیزی کا بڑا ذریعہ مستقل مزاجی ہے ، تلون مزاجی سے اعتبار جاتا ھے اور لوگ نفرت کرنے لگتے ہین -

ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی وضع کی پابندی حتی المقدور کرے اپنے کلام کا پاس امکان سے زیادہ کرے ، وہ مراسم کسی سے نہ پیدا کئے جائین جن کے جاری رہنے کی امید نہ ہو ، کبھی وہ وعدہ نہ کرنا چاہئے جس کے وفا کرنے مین دریغ ہو اور بد عہد کا خطاب ملے ، کبھین پر شیخی مین وہ بات زبان سے نہ کھ اُٹھے کہ جو پوری نہ کی جاسکے ، ایسا برتاو نہ کرین جو مدۃ العمر تک نہ برتا جاے ، کسی سے ربط ضبط اتنا نہ بڑھایا جاے جو اخیر تک نبھ نہ سکے -

ذلیل سے ذلیل لوگ بھی تلون مزاج کو ان ہی غیر مستقل اور چھچوری باتون سے اس درجہ ذلت کی نظر سے دیکھتے ہین کہ خدا کی پناہ ایسے لوگون کو اپنی سوسائٹی مین بیٹھنے دینا عقل کے خلاف ھے ، ان سے اتحاد پیدا کرنا بالکل نازیبا ہے ، غرض تلون مزاجی ایسی بدترین خصلت ہے کہ وہ تمام عمدہ خصلتون کو بھی بُرا کر دیتی ھے -

راقمہ م ، ب

عورتون کی اعلیٰ تعلیم

اولاد کی تعلیم کا چرچا زمانہ مین پھیلا ہوا ھے اور ہر ملت و مذہب کے امیرون اور غریبون مین اس کی کوشش ہو رہی ہے مگر افسوس ہے کہ عورتون کو تعلیم دینے کی اتنی فکر نہین ہوتی ، بھلا مائین جاہل رہین گی تو بچون کی تعلیم کیا ہوگی ، ہندوستانی بچے جو بہت وقت اُٹھانے کے بعد اور بہت محنت کرنے پر کچھ شُد بُد حاصل کرنے کے قابل ہوتے ہین اُس کی وجہ یہی ہے کہ جو بات وہ کتابون مین دیکھتے ہین اُن کو نئی معلوم ہوتی ہے نہ مادری زبان کوئی زبان ہے نہ مادری خیال کوئی خیال ھے جو کچھ پڑھتے ہین اُمین ذہن لڑا کر نئی بات پیدا کرنا نہین جانتے ، نہ اُن کی پیدائش مین یہ جوہر ھے نہ اُن کی نشو و نما تعلیم یافتہ گھرانے مین ہوئی ھے ، چونکہ فی زماننا مرد بچون کی تعلیم مین مشغول ہین اور تعلیم نسوان سے بے پرواہی نہین ، بلکہ اُس کے اکثر خلاف ہین اس لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ عورتین خود اپنی تعلیم کی فکر کرین ، خانہ داری کے کام ، بچون کی پرورش اور اُن کی تعلیم و تربیت بغیر اس کے اچھی نہین ہوسکتی اور اُن کا فرض حُسن و خوبی سے ادا نہین ہوسکتا ، صغر سنی کی شادی عقد ثانی کا انکار محض عورتون ہی کی

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ایجاد ہے ، تعلیم یافتہ عورت سمجھ سکتی ہے کہ صغرسنی کی شادی مین کیا کیا خرابیان ہین اور یہ رسم کس قدر مضر صحت ہے ، تعلیم کا نقصان اولاد کی کمزوری مان کی آئے دن کی بیماری صغرسنی کی شادی ہی کے نتیجے ہین۔

اس کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ جب تک عورتین تعلیم یافتہ نہ ہون گی قوم کی حالت بدلنا ناممکن ہے کیونکہ کوئی بچہ سطح ترقی پر اُس سے زیادہ بلند نہین ہو سکتا جتنا اُن کی مائین اپنی دماغی طاقت سے اُس کو اُبھار سکتی ہین اگر مائین دماغی طاقت سے معرا ہین تو اُن کے بچے بھی ویسی ہی پستی مین ہونگے، بچون کی عمر کا اکثر حصہ ماؤن کے پاس کٹتا ہے اور قدرت نے اولاد کا بڑا فرض ان کے ذمہ ڈالا ہے اور ان مین قدرتاً قابلیت بھی ہے ، بشرطے کہ وہ ان کو قاعدے سے کام مین لاوین ، بچون کا عالم طفولیت تمام قوائے عقلی وجسمانی کی پرورش ہونے کا زمانہ سب کا سب ماؤن ہی کے ظل عاطفت مین بسر ہوتا ہے۔

ہماری بہت سی بہنین اس وقت بچون کی مائین ہین اور جو نہین ہین وہ بھی ایک نہ ایک دن اصول فطرۃ کے مطابق صاحب اولاد بننے والی ہین ، اس لئے تمام عورتون کو تربیت اولاد کے اصول و فرائض سے واقف ہونا اُن کا مادری فرض ہے ، بچون کی ذات مین عمدہ اخلاق و عادات اور شریفانہ خصائل کے بیج بونا اُن کی خدمت ہے ، کیون کہ درحقیقت ماؤن ہی کی تعلیم و تربیت سے دنیا کی مشین چل رہی ہے ، جو بہنین

اپنے بچے کا جھولا ہلاتی ہین وہ اصل مین جھولے کو نہین ہلاتین ، بلکہ کرۂ ارض کو حرکت دیتی ہین کیونکہ جو اُس مین آج میٹھی نیند سو رہے ہین اُن ہی مین سے کل چند کرۂ ارض کی ماہیت کو دریافت کرنے والے اور اس کی حرکت کا پتہ لگانے والے ہونگے۔

اگر مائین غور کرین تو اُن کو معلوم ہوگا کہ بچہ ابھی چھ مہینے کا بھی نہین ہوا ہے کہ اُس مین تمام سمجھ بوجھ کی علامتین پائی جاتی ہین وہ ناراض بھی ہوتا ہے خوش بھی ہوتا ہے غصہ کے وقت روتا بھی ہے اور خوشی کے وقت ہنس بھی دیتا ہے اسلئے مان کو چاہئے کہ اپنی حکمت عملی سے اُس کے دل پر اُس وقت سے نقش جما چلے جب کہ اُس مین فیلنگ کا مادہ پیدا ہو۔

تربیت کے کام مین ماؤن کی مثال ایک باغبان کی سی ہے جس طرح باغبان اپنے نونہالان چمن کی پرورش جانکاہی سے کرتا ہے ، زمین کھود کر نرم کرتا ہے پودون کو قابل بنانے کے واسطے اُس مین کھاد ڈالتا ہے اور سینچتا ہے تب پودہ جڑ پکڑتا ہے ، اور جب وہ بڑھتا ہے تو اُس کی راست قامتی کا خیال رکھتا ہے اُس کی زائد شاخون کو تراش خراش کر خوبصورت بناتا ہے ، پھر وہ پودا خدا کے فضل سے ایک تناور درخت ہو جاتا ہے جو آنکھون کو بھلا معلوم ہوتا ہے پھل پھول اور سایہ دیتا ہے ، اسی طرح مان کو اپنے بچے کی پرورش مین یہی مراحل

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

طے کرنا پڑتے ہین ، کیا اس بات کی امید ہوسکتی ھے کہ جاہل مان اس کو سرانجام دے سکتی ھے ہرگز نہین مگر یہ مقصد صرف عورتون کی اعلیٰ تعلیم سے حاصل ہوسکتا ہے اگر تعلیم نسوان کا معقول بندوبست کیا جاے تو امید ھے کہ اس وقت جو جو برائیان سدراہ ہین وہ بالکل نکل جائین گی اور بہت جلد تعلیم نسوان مین خاطرخواہ ترقی ہو جائیگی جن جن مضرتون کا خوف ہے وہ سب تعلیم سے رفع ہوسکتی ہین، تعلیم یافتہ ماؤن کی اولاد کے اخلاق مین تہذیب اور اُن کی کجیون مین راستی پیدا ہوگی بہرحال اگر اولاد کی عمدہ تعلیم ضروری ہے تو عورتون کی اعلیٰ تعلیم بھی لازمی ہے، مگر افسوس اس کا ھے کہ ہمارے ملک مین عورتین ایک عضو معطل اور بیکار محض سمجھی جاتی ہین اُن کے کچھ فرائض ہی نہین تسلیم کئے جاتے اُن کی ذات ضروری نہین مانی جاتی، ایسی حالت مین اُن کی تعلیم کی کیا ضرورت سمجھی جائیگی وہ یہان ذلت و بے بسی کی زندگی بسر کرتی ہین ، اس ملک مین یہ خیال کرلیا گیا ھے کہ عورتون کا کام مردون کی غلامی ہے مردون کے ناز جا و بیجا اُٹھائین اور صرف بقاء نسل کا ذریعہ بنین اس وجہ سے علی العموم لوگ یہ سمجھتے ہین کہ نہ عورتون کو اپنی معاش پیدا کرنا ہے اور نہ اُن کو کسی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے اکثر لڑکیون و عورتون کو تعلیم نہین دیتے اگر دیتے بھی ہین تو بہت کم یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لڑکیون کو تھوڑا بہت کچھ پڑھا کر چھوڑوا دیتے ہین زیادہ نہین پڑھنے دیتے اس خیال سے کہ عورتین زیادہ پڑھ لکھ کر آزاد ہوجائین گی پھر ہماری خدمت مین کمی ہوگی اور عورت ہماری برابری کرنیگی

اس کا دفعیہ صرف اس طرح ممکن ھے کہ ہماری چند تعلیم یافتہ خواتین جس طرح لڑکیون کی تعلیم مین کوشش کرتی ہین اُسی طرح اس کام مین بھی ہاتھ ڈالین کہ عورتون کے حقوق ادا کرنے پر اور معمولی تعلیم کے سواے اعلیٰ تعلیم دلانے پر مردون کو مجبور کرین اور اس طرح ایک نسل اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتون کی ایسی بنائین جو مردون کی طرح تحصیل علوم کے نتائج دکھا کر مردون کا ہر کام مین ہاتھ بٹائین تاکہ اُن کو عورتون کی قابلیت کا اندازہ ہو اور وہ اُن کو اپنی طرح روشن دماغ بنانے کی ضرورت محسوس کرین مقصد یہ ہے کہ لڑکیون کو ادھوری تعلیم نہ دی جاے بلکہ پورے طور پر کارآمد تعلیم دی جاے تاکہ اُن کے کام اُن کی تعلیم کی ضرورتون کو محسوس کرنے مین پورا حصہ لین اور وہ رکاوٹین جو ادھوری تعلیم کی وجہ سے مانع ترقی ہو رہی ہین دفع ہون۔ (باقی آیندہ) ۔ والسلام

خادمہ ح-ب

ازبھوپال

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

خیزران

دولت عباسیہ کی ایک کنیز یا ملکہ

مذہب اسلام کے آغاز اشاعت مین لونڈی اور غلام بنانے کا قریب قریب ہر ملک وقوم مین رواج تھا اور ان کے ساتھ نہایت برا برتاؤ اور سلوک کیا جاتا تھا، لیکن اس برے برتاؤ اور برے سلوک کا سب سے پہلے اسی مقدس مذہب نے انسداد کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مساوات اور شفقت اور مہربانی کے متعلق یہ فرمایا کہ :-

"لونڈی غلام تمھارے بھائی بہن ہین خدا نے انھین تمھارا زیر دست کردیا ہے تو اُسے اُسی قسم کا کھانا کھلاے جس قسم کا خود کھاتا ہے اور اُسی طرح کا لباس پہنائے جس طرح کا آپ پہنتا ہے اور کسی ایسے کام کی اول تو تکلیف ہی نہ دے جو اس پر غالب آجائے اور کرتے بن نہ پڑے اور اگر اچیاناً ایسے کام کی تکلیف دے بھی جو اس کی طاقت سے باہر ہو تو خود اُس کی مدد کرے اور اُس کام مین اُس کا شریک ہوجاے"

اب تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مسلمانون نے لونڈی غلامون

کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور جو مخالفین مذہب اسلام پر اسکے رواج کی حمایت کا الزام لگاتے ہین وہ در اصل اس کے مصداق ہین۔

چشمِ بداندیش کہ برکندہ باد   عیب نماید ہنرش درنظر

یہ مسلمانون کی مساوات شفقت ورحم دلی کا سبب تھا کہ تمدن اسلام کے عہد عروج مین لونڈیون نے وہ وہ کمال حاصل کئے ہین اور ایسے ایسے اوصاف گران مایہ کا اظہار کیا ہے جن پر عورتون کی تاریخ کو فخر و ناز ہوسکتا ہے، اوران ہی اوصاف وکمالات کی وجہ سے اکثر نے کنیز کے درجہ سے ملکۂ وقت اور بادشاہ بیگم کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔

ہم چاہتے ہین کہ ناظرات وناظرین "ظل السلطان" کے ملاحظہ کے لئے وقتاً فوقتاً اُن کے حالات لکھتے رہین چنانچہ اس نمبر مین دولت عباسیہ کی نامور ملکۂ خیزران کا حال درج کرتے ہین جو ہمارے اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔

خیزران نہایت صاحب جمال اور صاحب کمال تھی، ابو عبداللہ مہدی نے اُس کو ایک لاکھ درہم مین خرید کر حرم شاہی مین داخل کیا اور شایستگی علم ادب، لطیفہ گوئی اور نکتہ سنجی کی وجہ سے حرم شاہی کی تمام عورتون پر اس کو فضیلت حاصل ہوئی۔

مہدی کے دل مین اس کے برابر کسی کی محبت نہ تھی، اِس کے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

بطن سے موسیٰ الهادی اور ہارون الرشید جیسے عظیم الشان خلفاے بنی عباس پیدا ہوئے، خلیفۂ مہدی کے انتقال کے بعد جب فوج نے بغداد مین حکومت کے خلاف بغاوت کرنی چاہی تو خیزران کی تدبر اور حکمت عملی سے وہ بغاوت فرو ہوگئی، مہدی کے بعد پہلے خلافت کا وارث ہادی ہوا، اس کے دور خلافت مین تمام معاملات مین خیزران پیش پیش تھی اور کوئی حکم اس کی شرکت بغیر نفاذ نہ پاتا تھا، اس کی قابلیت و اثر کا اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس کا فرزند ہادی باوجود ان اختیارات کے جو ایک شخصی سلطنت مین بادشاہ کو حاصل ہوتے ہین مان کی اطاعت سے سرمو تجاوز نہ کرسکتا تھا۔

مان جس کی جس معاملہ مین سفارش کرتی ہادی اُس کو منظور کرتا تھا، وہ معاملات حکومت کی نگرانی کرتی تھی امراے دربار اور سرداران فوج کی درخواستون پر احکام صادر کرتی تھی صبح و شام اسکے محل پر ارباب حاجت کا مجمع رہا کرتا تھا امراے دولت اور افسران عساکر ہر وقت اُس کے محل مین آیا جایا کرتے تھے، لیکن افسوس اس کی یہ حالت بہت عرصہ تک قائم نہ رہی، صورت حالات بدل گئی اور ناخلف بیٹے کی وجہ سے اس کو سخت صدمات اُٹھانے پڑے۔ ان صدمات اور اس انقلاب مین بھی اُس کا اعلیٰ کیرکٹر اور اُس کے محاسن اخلاق کو ہم نہایت نمایان اور شاندار پاتے ہین، ہادی اگرچہ اس کا بیٹا تھا اس نے اپنی ایسی اولی العزم اور فیاض طبع مان کی گود مین تربیت پائی تھی، مہدی جیسے

باپ کی نگرانی مین تعلیم ہوئی تھی اور تجربہ حاصل کیا تھا لیکن اسکا رنگ طبیعت بہت بُرا تھا وہ باپ سے بھی بگڑ بیٹھتا تھا اور ایک دفعہ باپ کے ساتھ اس قدر سخت گستاخی کی تھی کہ باپ کے قاصد کو پٹوا کر نکلوا دیا اور سرکشی پر آمادہ ہوگیا تھا، مہدی بیٹے کی آیندہ حالت پر مطمئن نہ تھا اور اُس کو طرح طرح کے اندیشے رہتے تھے تاہم اس نے اپنے بعد اُسی کو جانشین بنایا۔

مہدی اپنے دوسرے بیٹے ہارون سے بہت محبت کرتا تھا اور یہ وصیت بھی کردی کہ ہادی کے بعد ہارون خلیفہ ہو، اسی سبب سے ہادی کو ہارون کے ساتھ عداوت ہوگئی تھی اور باپ کے مرنے کے بعد تختِ خلافت پر قدم رکھتے ہی ہارون کے قتل کا درپے ہوگیا اور اپنے اوقات زیادہ تر لہو و لعب مین بسر کرنے لگا، خیزران چونکہ ایک نہایت بلند ہمت اور رحم دل خاتون تھی اور اس کو سلطنت عباسیہ کے قیام اور رونق و ترقی اور رعایا کے عدل و انصاف کا بہت بڑا خیال تھا وہ دست اندازی کرتی تھی، آخر بیٹے کو مان کی دست اندازی ناگوار گزرنے لگی۔

ایک روز ایک معاملہ مین خیزران نے ہادی سے کچھ کہا ہادی نے اُس کا جواب اِس کے مطابق نہ دیا خیزران نے کہا "مین نے عبداللہ بن مالک سے اس کام کا ذمہ لیا ہے" ہادی نے غضبناک ہوکر عبداللہ بن مالک کو سخت سست کہا اور اپنے کام کے نہ کرنے کی قسم کھالی! خیزران یہ سُن کے جھلا کر

اُٹھ کھڑی ہوئی ہادی نے کہا "آپ کا کام یہ ہے کہ آپ اپنے گھر مین بیٹھی رہین واللہ اگر مین رسول اللہ صلعم کا قرابت دار ہون گا تو آج کے بعد جو میرا فوجی سردار اور عامل آپ کے دروازہ پر آئے گا اُس کی گردن اُڑا دون گا۔ اور اُس کا مال و اسباب ضبط کر لون گا، افسوس کی بات ہے کہ سرداران لشکر اور اراکین دولت میرے ہوتے ہوئے صبح و شام آپ کے پاس آیا کرتے ہین کیا آپ کا کوئی اور کام ہی نہین جس مین آپ مشغول ہون، آپ کا کام یہ ہے کہ گھر مین رہئے اور قرآن شریف کی تلاوت کیا کیجئے، خبردار! خبردار! آیندہ کسی مسلم و ذمی کو اپنے مکان مین آنے کی اجازت نہ دیجئے گا" خیزران اپنے بیٹے سے یہ بے ادبانہ باتین سنکر سخت رنج و غصہ مین لوٹ آئی، اور پھر ہادی نے دربار عام مین جاکر تمام امرا وغیرہ کو خیزران کے پاس جانے سے روک دیا اور خیزران نے بھی امور سلطنت مین دخل دینا چھوڑ دیا۔

ایک مرتبہ خیزران نے اپنے کانون ہادی کو ہارون کے قتل اور آل ابوطالب اور اہل کوفہ کی تباہی کا حکم دیتے سُنا، اس حکم کو سُنکر وہ نہایت متردد ہوئی اور باوجودیکہ وہ اُمور حکومت مین دست اندازی چھوڑ چکی تھی مگر اُس نے نہایت عاجزی سے ہارون کے خون کی معافی چاہی اور اپنے ارادون سے باز رہنے کی قسم دی، لیکن ہادی نے نہایت سختی سے جواب دیا تب اُس نے اور بھی نرمی کی اور خدا و رسول کا واسطہ دیا اور اُس کے

سامنے زمین پر سر رکھدیا لیکن ہادی پر کچھ اثر نہ ہوا اور تلوار نکال کر کہا کہ "اگر چپ نہ ہو جاؤگی تو ابھی گردن اُوڑا دون گا"! خیزران خاموش ہو گئی اور اُس نے ہادی کو بدعا دی!

واقعی ایک مان کے لئے اور وہ بھی خیزران جیسی مان کے لئے یہ نہایت نازک وقت تھا کہ وہ ایک بیٹے کو جو اس درجہ شقی القلب ہے جس نے خود اُس کو زہر دینے کی کوشش کی تھی اپنے دوسرے بیٹے کے قتل کا حکم دیتے ہوئے اور خاندان خلافت کے بنی عم اور ایک شہر کی بربادی کا ارادہ کرتے ہوئے سنتی ہے، عاجزی کرتی ہے، منتین کرتی ہے اور پھر اپنی جان کو خطرہ مین پاتی ہے۔

خلیفہ ہادی کی شامت اعمال نے اُسی وقت ظہور کیا، اس گفتگو کے بعد وہ سو گیا، جب جاگا تو شدت سے کھانسی آئی اور گلے مین پھندا پڑ گیا۔ مان بیقرار ہو کر دوڑی اور پانی کا پیالہ دیا، لیکن پھندا نہ ٹوٹا، وہی پانی پھانسی کا پھندا ہو گیا اور اس کا دم نکل گیا۔

بعض کا بیان یہ ہے کہ خود مان نے مجبور ہو کر بیٹے کو زہر دلوا دیا اگر یہ بیان صحیح بھی تو خیزران کی حب الوطنی، حق شناسی، مضبوطی طبیعت اور مخلوق خدا کے ساتھ رحم دلی کا بڑا ثبوت ملتا ہے، اُس کو حکومت کی ہوس نہ تھی اور نہ وہ خواہ مخواہ امور حکومت مین دست اندازی پسند کرتی تھی چنانچہ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ہارون کی خلافت کا زمانہ آیا اور اوس کے عدل و انصاف پر اطمینان ہوگیا تو پھر
خیزران نے دست اندازی کم کردی تھی۔ وہ مامون رشید کے زمانہ
خلافت تک زندہ رہی اُس کا وقار اور اُسکی عزت سب سے زیادہ تھی
اور جب اُس کا انتقال ہوا تو تمام ملک نے ماتم کیا اُس کے جنازہ کے ساتھ
اتنا بڑا ہجوم تھا کہ خلفا کی اور بیگمات مین سے کسی کے جنازہ کے ساتھ نہین دیکھا گیا

خیزران کی فیاضی و رحمدلی اور حق بات سے اثرپذیری کا یہ حیرت
انگیز واقعہ ہے کہ وہ ایک روز بیٹھی ہوئی تھی کہ اُس کی ایک کنیز نے آکر کہا کہ
"یا سیدہ دروازہ پر ایک نہایت حسین و جمیل عورت کھڑی ہے لیکن جس قدر
وہ حسین ہے اُسی قدر وہ شکستہ حال ہے اور آپ کی خدمت مین حاضر
ہونیکی اجازت چاہتی ہے۔ مین نے ہرچند اوس سے نام پوچھا لیکن اُس نے
بتانے سے انکار کیا" خیزران اپنی ایک مصاحبہ زینب بنت سلیمان سے
مخاطب ہوئی اور پوچھا کہ اسبات مین تمہاری کیا راے ہے۔ اُس نے کہا
کہ ضرور بلائیے۔ اُس کا بلانا کسی فائدہ یا ثواب سے خالی نہوگا۔ چنانچہ اُسکو
آنے کی اجازت دی گئی اور وہ خیزران کے حضور مین حاضر ہوئی دیکھا تو نہایت
جمیل لیکن پھٹے ہوے کپڑون نے اُسکے حسن کو بے حجاب کردیا تھا چوکھٹ کے
قریب آکر کھڑی ہوگئی اور جھک کر سلام کیا اور کہا کہ "مین مزنہ بنت مروان ہون"
خیزران نے کہا کہ "خدا تجھے زندہ نرکھے اور نہ تیرے آنے پر مرحبا کہی جاے

خدا کا شکر ہے کہ تیری نعمت کا زوال اور تیرا ہی پردہ چاک ہوا تجھے وہ دن
یاد ہے جبکہ اہل بیت کی بڑھیان تیرے پاس حاضر ہوئی تھین اور تجھسے درخواست
کی تھی کہ تو ابراہیم ابن محمد کے دفن کی اجازت دلادے لیکن تو اُنپر بکھر پڑی
اور اُنھون نے وہ کچھ سنا جو اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا اور تو نے اسی حالت سے
اُن کے نکال دینے کا حکم دیا۔ مزنہ نے یہ سنکر نہایت زور سے قہقہہ مارا اور کہا
کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ خداے تعالی نے میری دل آزاری کی ایسی
سزا دی کہ مین تیری ہمدردی کی محتاج ہوئی مین نے تمہاری عورتون کے ساتھ
جو کچھ کیا اس کا مجھے یہ بدلا ملا کہ منتقم حقیقی نے مجھکو ذلیل، بھوکا، پیاسا اور عریان
کرکے تیرے پاس پہونچایا لیکن اگر تو سمجھتی تو تیرے لئے یہ بات ایک ایسے شکر کی تھی
کہ تو تمام عمر اُس سے عہدہ برآ نہو سکتی" یہ کہکر اور سلام علیک کرکے نہایت
تیزی کے ساتھ چلدی۔ خیزران گھبرا کر جھپٹی اور چاہا کہ اس سے لپٹ جاے
اُس نے کہا کہ مین، ابین میری حالت کو دیکھو مین اس قابل ہون کہ تم سے مل سکون
خیزران نے کہا حمام موجود ہے اور لباس حاضر۔ نہاؤ اور جیسا لباس پسند ہو پہنو۔
کنیزون کو حکم دیا کہ حمام مین لیجائین۔ جب وہ نہا کر آئی تو جو لباس اسے
پسند ہوا پہنایا اور جو خوشبو اُسے مرغوب تھی لگائی اور بے اختیار اُسے اپنے
سینہ سے لگا لیا اور اُسے وہان لیجا کر بٹھایا جہان امیرالمومنین مہدی آکر بیٹھتا تھا
پھر خیزران نے کہا بھوک تو نہین لگی۔ اُس نے کہا کہ ابتک جو کچھ ہوا اُس سے

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

میری کوئی ضرورت متعلق نہ تھی لیکن یہی احتیاج تھی جس نے مجھے تجھ تک پہنچایا خیزران کے حکم سے نہایت پھرتی کے ساتھ دسترخوان بچھایا گیا اُس نے کھانا کھایا اور نہایت بے تکلفی سے سیر ہو کر کھایا پھر جب اُسکے ہاتھ دہلائے گئے۔ تو خیزران نے پوچھا کہ تیرا کوئی ہے جسکے پاس تو جاے اُسنے جواب دیا کہ اس گھر کے باہر کوئی ایسا شخص موجود نہین ہے کہ میرے اور اوسکے درمیان نسب کا کوئی تعلق ہو۔

یا مین جسکے پاس جا سکون خیزران نے کہا جب یہ بات ہے تو تم ہو اور یہ گھر، رہو اور جونسا کمرہ چاہو اپنے لئے منتخب کرلو۔ اور اپنی مرضی کے مطابق وہ تمام چیزین بتاؤ جو اس کی زیب و زینت کے لئے درکار ہون اب خدا نے اگر بھیجا ہے تو جب تک خدا ہی دونو مین سے کسی کو نہ اُٹھائے مفارقت نہ ہونی چاہئے۔

پھر اُسکو لیکر تمام محل مین گھومی اور سب کمرے اُس کو دکھائے۔ اُس نے ایک کمرہ پسند کیا جو سب سے وسیع اسب سے صاف اور سب سے بلند تھا۔

بات کی بات مین تمام ضروریات اور تمام سامان زیب و زینت مہیا کر دیا گیا اور اس کمرے مین اسکو بٹھا کر خود چلی آئی اور کہنے لگی کہ "یہ تھی جس حال مین تھی اس پر مصیبت نازل ہوئی اور اسکے دل سے اگر غبار ملال کوئی چیز دہو سکتی ہے تو وہی فارغ البالی ہے جو اس سے پہلے اسے حاصل تھی" یہ کہکر خزانچی کو حکم دیا کہ پانچ لاکھ درہم اسکے پاس پہنچا دو۔ چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی۔

اسی اثنا مین مہدی آیا اور حال پوچھا خیزران نے تمام واقعہ جو پیش آیا تھا

بیان کر دیا اور اوسنے اپنے برتاؤ کا بھی حال کہدیا مہدی کے چہرہ سے غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور کہنے لگا کہ تمہارے لئے اس سے زیادہ کوئی شکر کا موقع نہ تھا کہ خداے تعالی نے اس عورت کو اس حالت کے ساتھ تمہارے پاس بھیجا اور تمہین ہر طرح اس پر قادر کیا لیکن افسوس کہ تم نے اُسکے ساتھ اچھا سلوک کیا خدا کی قسم اگر تمہاری قدر و منزلت میرے قلب مین نہ ہوتی تو شاید آج کے بعد مین تم سے کبھی کلام نہ کرتا۔

خیزران نے کہا کہ یا امیر المومنین مین نے خود ہی اس سے بہت کچھ معذرت کر لی اور غالباً اس نے میری معذرت کو قبول بھی کر لیا اور صرف یہی نہین کہ مین نے معذرت کی ہو بلکہ اُس کے ساتھ ساتھ اس کی تلافی اس اس طریقہ پر کر دی۔

جب مہدی کو پورا قصہ معلوم ہوا تو خادم سے کہا کہ سو تھیلیان روپیون کی میری طرف سے لیجاؤ اور میرا سلام کہو اور کہو کہ خدا کی قسم اپنی مدۃ العمر مین مین جس قدر آج خوش ہوا ہون کبھی اتنا خوش نہین ہوا۔ امیر المومنین پر تمہارا اکرام واجب ہے اور اگر تمہارا حفظ مراتب پیش نظر نہ ہوتا تو شاید مین خود آکر اپنا سلام تم کو پہنچاتا۔

خادم روپیہ اور پیام لیکر گیا۔ اُس نے فوراً قبول کیا اور خلافت پناہ کے سلام کا جواب اور اُون عنایتون کا شکریہ جو اُسنے اور خیزران نے کی تہین کہلا بھیجا اور کہا کہ امیر المومنین پر میرا حفظ مراتب کیا واجب ہو سکتا تھا۔ مجھ جیسی بہت سی

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

لونڈیان حرم شاہی مین ہونگی۔ غرض وہ وہان خیزران کے ساتھ رہنے لگی اور
اس حال مین مہدی وہادی دونونکا زمانہ گذر گیا اور رشید کا دور خلافت شروع ہوا
رشید مزنہ اور خاندان کی عورتون مین کوئی فرق نہ سمجھتا تھا اور اوسکی بے حد پاسداری
اور ادب کرتا تھا ہارون رشید کے تخت نشین ہونیکے تھوڑے ہی زمانہ بعد مزنہ کا انتقال
ہوگیا اُسکے انتقال پر ماتم کی شاہی رسمین منائی گئین اور اُسکا مقبرہ اُس کے
مرتبہ کے مطابق تیار کیا گیا۔

مظہر الحسن

اخبار شریف بی بی لاہور
یعنی مسلمان خواتین کا ایک ہفتہ وار پرچہ

یہ اخبار ایک خاتون کی اڈیٹری اور منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار کی زیر نگرانی ہر جمعہ کے روز دار السلطنت لاہور سے شائع ہوتا ہے، اور اس مین زیادہ تر شریف بی بیونکو لکھی ہوئے مضامین درج کئے جاتے ہین۔

اس اخبار کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی خواتین مین تعلیم کا شوق پیدا کرے، اونکے حقوق کی نگہداشت کرے اور انکی اصلاح وبہبود مین عملی طور پر نمایان کوشش کرے۔

اس اخبار مین اکثر زنانہ دلچسپی کے اچھوتے اور باتصویر مضامین شائع ہوتے ہین، جن کو قوم کی تعلیم یافتہ بی بیان نہایت پسندیدگی اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہین۔

اس اخبار کی اشاعت روز افزون ترقی پذیر ہے، جو حلقہ مستورات مین اسکے خاص امتیاز حاصل کرنیکی ایک بین دلیل ہے، نمونہ کا پرچہ مفت بھیجا جاتا ہے نمونیکا ایک پرچہ منگوا کر ضرور ملاحظہ فرمائین۔

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک تین روپیہ ہے

المشتہر
منیجر اخبار شریف بی بی لاہور

مختلف ممالک مین رسوم شادی

(۳)

ایران، فلپائن، پالینسیا، چند جزائر،

ایران لڑکے کی شادی عموماً چودہ برس اور لڑکی کی گیارہ برس کی عمر مین کیجاتی ہے۔ اس قدر جلدی شادی کرنا گو غلطی سے خالی نہین لیکن ایرانیون کا خیال ہے کہ لڑکی کی عمر جس قدر کم ہوگی اُسی قدر اُس کو نئے گھر اور نئے لوگون مین رہنے کی عادت آسانی سے ہوجا دیگی۔ اور جس قدر لڑکی کی عمر زیادہ ہوگی اُتنی ہی مشکل سے نئے لوگون کے ساتھ وہ مانوس ہوگی۔ اس خیال کا نتیجہ یہ ہے کہ بیس برس کی لڑکی کے لیے خاوند ملنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ جب لڑکے کی عمر اٹھارہ برس کی ہوتی ہے تو اوسکی ماں شادی کا سوال نہایت زور شور سے اُٹھاتی ہے۔ کوشش یہ کیجاتی ہے کہ خاندان ہی کی کوئی لڑکی ملجائے کیونکہ ایک طرف تو لڑکی کے حالات واطوار سے کماحقہ وقفیت ہوتی ہے اور دوسری طرف لڑکی بھی سسرال کے لوگون سے بخوبی واقف ہوجاتی ہے لیکن اگر کسی وجہ سے اس کوشش مین کامیابی نہین ہوتی تو کچھ خاص لوگون کے ذریعہ سے باہر کی لڑکی تلاش کیجاتی ہے اور موزون عمر اور

اچھے خاندان کی لڑکی ملنے پر لڑکے کی مان اور بہن لڑکی کے یہان نسبت طے کرنے جاتی ہین - لڑکی والے پہلے کچھ تو اپنے خاندان کی فضیلت ظاہر کرنے اور کچھ وقت کو طول دینے کے لیے رسمی طور پر انکار کرتے ہین - پھر اگر شادی کرنا منظور رہی ہوتا ہے تو لڑکی پہلے شکر اور پانی لے کر سامنے آتی ہے اور واپس ہو جاتی ہے دوبارہ سب سے اچھے کپڑے پہن کر آتی ہے مہمان (یعنی لڑکے کی مان اور بہن) بہت غور سے اوس کی شکل اور صورت کو دیکھتے ہین اور یہان تک غور کیا جاتا ہے کہ اوس کے سیاہ بالون کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ لڑکی کے اصلی بال ہین یا مصنوعی اس کے بعد ایک لمبی چوڑی گفتگو شروع ہوتی ہے جس مین لڑکے اور لڑکی کی نہایت مبالغہ کے ساتھہ تعریف کیجاتی ہے مٹھائی تقسیم ہونے کے بعد یہ پہلی ملاقات ختم ہو جاتی ہے - اس گفت وشنید کے بعد کچھ دنون تک خاموشی رہتی ہے اور اس عرصہ مین عورتون کے خاص انتظام سے لڑکی کو اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وہ چوری سے لڑکے کو دیکھ سکے - مگر یہ کسیطرح ممکن نہین کہ لڑکا بھی لڑکی کو دیکھ لے -

مہر کے مسئلہ پر بھی بہت کچھ بحث ہوتی ہے اور ان ابتدائی امور کے طے ہونے پر منگنی کی رسم ادا کیجاتی ہے - صبح کے وقت زیورات اور مٹھائی کے خوان دُلھن کے گھر بھیجے جاتے ہین اور ایک معزز خاندان اور صاحب اولاد عورت

دُلھن کے کانون مین بالیان پہناتی ہے - اس رسم مین دونون جانب سے صرف عورتین ہی شریک ہوتی ہین -

اس سے دو مہینے بعد کسی مبارک دن جسکو نجومی مقرر کرتا ہے شادی قرار پاتی ہے تحفے پھر بھیجے جاتے ہین - اور ان تحفون کے ساتھ ایک خوان مین سو قسم کی مختلف جوڑے - ایک آئینہ - دس گز کی ایک سفید چادر (جو دُلھن کو بوقت رسم اوڑھائی جاتی ہے) دو موم بتیین اور بیس جوڑ جوتے اور کچھ خوان مٹھائی کے ہوتے ہین - دولھا غسل کرتا ہے نہایت صاف ستھرے خوشنما کپڑے پہنتا ہے - اور اپنے ناخنون کو مہندی سے رنگتا ہے دُلھن کو بھی غسل وغیرہ دیکر اچھے اچھے کپڑے پہنا کر ایک گدی پر جس کا رُخ کعبہ کی طرف ہوتا ہے بٹھا دیتے ہین اور وہ رسم کے اختتام تک اسی حالت مین بیٹھی رہتی ہے اُس کے پیچھے آئینہ اور موم بتیین رکھی جاتی ہین اور سفید چادر اُس کے سر پر پڑی رہتی ہے اُس کے مُنہ مین مٹھائی بھری ہوتی ہے - اور اُس کے اوپر شکر چھڑکی ہوتی ہے - سات رنگ کا تاگا سفید چادر پر لپٹا ہوتا ہے - اور بخور آگ مین جلائے جاتے ہین جس سے تمام کمرہ معطر ہو جاتا ہے - دُلھن کے کمرہ مین یہ سب کام ہو جانے کے بعد مہر کا مسئلہ طے ہو کر ایجاب وقبول ہوتا ہے ، خطبہ پڑھا جاتا ہے - اور پھر مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد یہ رسم (نکاح) ختم

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

کر دیجاتی ہے۔ اسکے ختم ہونے پر دولھا کو دُلھن کے کمرہ مین لیجایا جاتا ہے اور وہان دولھا کو ایک انگوٹھی یا کوئی تحفہ دینے کے بعد آئینہ مین دلھن کی شکل دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس رسم اور اُس آخری رسم کے درمیان جس مین دُلھن دولھا کے گھر جاتی ہے کچھہ دن کا عرصہ ہوتا ہے اور اس رسم کے لیے بھی نجومی کو کوئی مبارک دن مقرر کرنا پڑتا ہے۔ دوپھر کے وقت جہیز کا سامان جس مین کچھہ تحفے۔ آسائش کا اسباب۔ کپڑے۔ اور کھانے پکانے کے برتن ہوتے ہین۔ دولھا کے دوست احباب کے سامنے لایا جاتا ہے اور دولھا وغیرہ جب مکان کو واپس ہوتے ہین تو یہ اسباب اُن کے ساتھ چلا جاتا ہے اس اثنار مین دُلھن کے بال نہایت احتیاط کے ساتھ بنائے جاتے ہین اور شادی کے کپڑے پہنائے جاتے ہین آخرکار شادی کی جماعت دُلھن کے مکان سے روانہ ہوتی ہے دُلھن ایک گاڑی مین بیٹھی ہوتی ہے اور اُس کے پاس ایک رومال مین کچھہ روٹی نمک اور پنیر رکھا ہوتا ہے۔ اگر شادی مین پانی برس جاے تو یہ ایک نیک فال خیال کی جاتی ہے۔ دولھا اپنے مکان کے قریب استقبال کو آتا ہے اور پھر واپس ہو کر اسی بارات کے آگے آگے چلتا ہے۔ مکان پر پہونچکر قربانی کی جاتی ہی۔ تاکہ اگر کوئی بلا ساتھ ہو تو دور ہو جاے پھر دُلھن اس نئے مکان مین داخل ہوتی ہے۔ ایسے موقعون پر ایران مین بہت خوشیان

منائی جاتی ہین اور خوب ناچ گانا ہوتا ہے۔ دولھا دُلھن کے صرف اوپر کے کپڑے اُتارتا ہے اور دوبارہ آئینہ مین دُلھن کی شکل دیکھتا ہے۔ اس کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا ہے اور وہ کھانا جو دلھن کے ساتھ آتا ہے اُس پر رکھا جاتا ہے اور دولھا دُلھن ایک دوسرے کے منہ مین ایک ایک لقمہ دیتے ہین آخر مین دُلھن کے منہ سے بات کرنے کے لیے ایک تحفہ پیش کیا جاتا ہے اور تمام مہمان رخصت ہو جاتے ہین۔

جزائر فلپائن مین لڑکی کی قیمت کے لحاظ سے نسبت مقرر کی جاتی ہے۔ لڑکی جتنی اچھی صورت، عمدہ شکل اور تندرستی رکھتی ہوگی، والدین اُس کو اُتنی ہی قیمتی جائداد شمار کرینگے۔ کیونکہ دولھا کو ایک اچھی دُلھن خریدنے کے لیے زیادہ روپیہ دینا پڑتا ہے۔ اگرچہ تمام خرید و فروخت والدین ہی کرتے ہین لیکن پھر بھی لڑکی کو تھوڑی سی پسندی کی آزادی دی جاتی ہے شادی کا عموماً یہ طریقہ رائج ہے کہ ایک گھر کے بھائی بہن دوسرے گھر کے بھائی بہن سے شادی کر لیتے ہین اور اس طرح خرچ مین بہت کچھہ کفایت ہو جاتی ہے۔ شادی کی اصلی رسم کئی مختلف طریقون سے ادا کی جاتی ہے لیکن ایک دعوت جس مین ناچ گانے کا بھی انتظام ہوتا ہے عموماً ضرور ہوتی ہے کچھہ لوگون مین یہ رواج ہے کہ شادی کے بعد دولھا اور دُلھن اپنے تمام عزیز و اقارب کے حلقہ کے بیچ مین بیٹھکر ایک رکابی مین کھانا کھاتے ہین۔

MAKAIAS
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

کھانا کھانیکے بعد تمام حاضرین زور زور سے خوشی کے نعرے لگاتے ہین اور اس کے بعد دولھا دُلھن دونون ملکر کوئی کام کرتے ہین تمام رسوم کے اختتام کے بعد دولھا کچھ دن تک دُلھن کے گھر رہتا ہی اور پھر دُلھن کو لیکر اپنے گھر آجاتا ہی دُلھن کے وہان پہنچنے پر تحفے پیش کیے جاتے ہین اور اگر وہ پسند کرے تو ناچ گانے کا جلسہ بھی کیا جاتا ہے۔

اگر دولھا دُلھن دونون کے گھر والے راضی ہون تو تمام جائداد کو نصف نصف تقسیم کرکے ان دونون کے تعلقات توڑ دیے جاتے ہین لیکن بچون کی مالک مان ہوتی ہے اور اگر تعلقات باقاعدہ منقطع نہ کیے جائین اور میان بیوی مین سے کوئی بیوفا ثابت ہو تو اُس کو سب سے زیادہ سخت سزا یعنی سزاے موت دی جاتی ہے لیکن مالدار لوگ ایک بہت بڑا جرمانہ ادا کرنے سے بچ جاتے ہین۔

پالینیشیا۔ مذہب عیسوی کے رائج ہوجانے سے یہان کی تمام پُرانی رسمین جو شادی کے متعلق تھین تبدیل ہوگئین۔ البتہ دعوت کی رسم بدستور جاری ہے۔ دعوت مین جس کا ہونا ہر حالت مین ضروری ہے ایک بڑی تعداد مین سُوّر اور ایک کثیر مقدار مین ترکاریان صرف کیجاتی ہین

ایک بات یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ان لوگون مین یہ دستور ہے کہ جب آپس مین ملتے ہین تو بجاے سلام کے ناک سے ناک ملائی جاتی ہے شادی کے موقع پر کچھ تہذیب سے کام لیا جاتا ہے اور خاص کر جب کہ شادی

کسی عالی خاندان مین ہو۔ مثلاً اگر **ساموا** کا شہزادہ **ٹاپلو** کی شاہزادی سے شادی کرنا چاہے تو لڑکے کے ایک عزیزون کی جماعت لڑکی کے یہان جاتی ہے اور لڑکی کا معائنہ کرتی ہے اگر یہ جماعت لڑکی کو پسند کرلے تو ایک ایلچی کچھ تحفے لیکر جاتا ہے تحفون مین عموماً ایک قسم کا بودا جس کو یہ لوگ ٹیرو کہتے ہین اور کچھ سور بھیجے جاتے ہین۔ اگر دُلھن کا باپ ان تحفون کو قبول کرے اور دُلھن کو بھی اس مین کوئی اعتراض نہو تو خیال کیا جاتا ہے کہ شادی کے متعلق تمام مسائل طے ہوگئے اور دعوت کا انتظام شروع کر دیا جاتا ہے اگر دُلھن کا باپ ان تحفون کو قبول نہ کرے مگر دُلھن کی رضامندی پائی جاے تو پھر دوسری مرتبہ کچھ بااثر لوگ جاتے ہین اور اگر یہ بھی کامیاب نہون تو خود دولھا کا باپ مع اپنے احباب کے جاکر شادی مقرر کرتا ہے لیکن ایسا صرف اُسی حالت مین ہوتا ہے جبکہ دولھا کے باپ اور اُس کے احباب نے خاص اُسی جگہ شادی کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہو۔ لڑکی کے باپ کو اس وقت ہر طرح سے قبول کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد لڑکے کے عزیز اور رشتہ دار تحفون کی تیاری کرتے ہین۔ تقریباً تمام تحفے جو دُلھن کے یہان جاتے ہین۔ مردون کے ہاتھ کے بنے ہوتے ہین۔ دُلھن کے ساتھ ایک کثیر تعداد مین خوبصورت کپڑے اور نہایت نفیس بُنی ہوئی چٹائیان بھیجی جاتی ہین جو بالکل عورتون کے ہاتھ کی بُنی ہوتی ہین۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ان تحفے تحائف کے تبادلہ کے بعد دعوت کی جاتی ہے۔ اور دعوت کے ختم ہونے پر دولہا دُلھن کو لیکر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور گاؤن کے سردار کے سونے کے کمرہ کے سامنے ایک پتھر کے چبوترہ پر اُس کے رہنے کے لیے جھونپڑی ڈالدی جاتی ہے۔ یہ جھونپڑی دلھن کے باپ کے نوکرون مین سے کوئی ایک خاص نوکر بناتا ہے اور بنانے والے کو جہیز کی چٹائیون مین سے ایک حصہ اجرت مین دیدیا جاتا ہے۔ دُلھن کا تقریباً تمام جہیز گاؤن والون مین تقسیم کردیا جاتا ہے اور سردار کے نوکرون کو سب سے اچھی چٹائیون مین سے حصہ دیا جاتا ہے۔

نکرونیشیا مین صرف دعوت ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہان کوئی شادی ہو رہی ہے۔

کارولائنس مین لڑکا اپنی پسند کی لڑکی تلاش کرتا ہے اور لڑکے کی مان اپنی رضامندی کا ثبوت اس طرح دیتی ہے کہ جب لڑکا دلھن کو لے آتا ہے تو اس کی پیٹھ پر کھوپرے کے تیل کی مالش کرتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے بھی اس دُلھن کو پسند کرلیا ہے۔ دولھن کو پھر بہت سے ہار پہنائے جاتے ہین اور دعوت شروع ہو جاتی ہے۔

مارشل جزائر مین امیرون اور سردارون کی بیویون کو سب سے الگ رکھتے ہین اور یہان تک احتیاط کی جاتی ہے کہ خود لڑکے کے عزیز اُس سے

نہ ملنے پائین لیکن برخلاف اس کے اُن عالی خاندان لڑکیون کو جن کی شادی نہین ہوئی ہو ہر قسم کی آزادی ہوتی ہے۔

جزائر گلبرٹ مین مرد اس قدر بے اعتبار ہوتے ہین کہ ایک شخص کی بیوی سے دوسرے شخص کو بات کرنے تک کی اجازت نہین ہوتی۔ یہان اکثر لوگ ایسے ملینگے جن کے جسمون پر بڑے بڑے گھاؤ ہون گے۔ یہ گھاؤ آپس کی لڑائیون مین لگتے ہین۔ یہان ایک عجیب رسم یہ جاری ہے کہ جب کوئی شخص کھجور کے درخت پر چڑھ کر تاڑی جمع کرتا ہو تو اُس کے لیے لازمی ہے کہ جب تک درخت پر بیٹھے پوری آواز مین زور زور سے گاتا رہے۔ اس رسم کی بنیاد اس طرح پڑی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص درخت پر چڑھا ہوا تاڑی جمع کر رہا تھا کسی سردار نے اُس کو دیکھکر یہ شبہ کیا کہ یہ شخص چھپکر اوپر بیٹھا ہے تاکہ اُس کی بیوی کو جو نیچے نہا رہی ہے دیکھ سکے۔ سردار نے فوراً اُس شخص کو گولی ماردی اُس وقت سے لوگون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ جب درختون کے قریب جائین تو خوب شور مچا کر اپنی نیک نیتی کا اظہار کرین۔ ایسے موقع پر وہ شخص جس نے سب سے زیادہ تعداد مین ایسی بیویان کی ہون جو سب بہنین ہون اُن لوگون کا سردار مانا جاتا ہے ایک شخص کو اختیار ہوتا ہی کہ اپنی بیوی کی تمام بہنون سے شادی کرلے اور اگر وہ نہ کرنا چاہے تو کسی دوسرے شخص کو بھی اجازت نہین ہوتی کہ اُس کی بغیر اجازت اُس کی بیوی کی بہنون سے شادی کر سکے (باقی آئندہ) سید عبدالکریم متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

امن وصلح کی علمبردار
ارینا

عورتون کی تاریخ نے ہمیشہ نہایت شاندار واقعات اپنے ناظرین کو دکھلائے ہین، جن مین اولی العزمی۔ مستقل مزاجی۔ جوش وغیرت فیاضی ورحمدلی۔ اور علم واخلاق کے ایسے ایسے کارنامے ہین جن کو دیکھکر ایک قسم کی حیرت طاری ہوجاتی ہے۔ ہم نے اُن کی تاریخ مین پڑھا ہے کہ کس طرح اُنھون نے میدان کارزار مین حصہ لیا ہے۔ اور اپنی ہمت وشجاعت۔ حمیت وغیرت سے شکستہ دل افواج مین نئی رُوح پھونک کر لڑائی کا رُخ پلٹ دیا ہے۔ خیر یہ تو دردناک واقعات ہین جن کے پیچھے ملکون کی بربادی اور خاندان کی تباہی ہے۔ لیکن امن وصلح کی حمایت مین بھی ہم عورتون کو ویسا ہی سرگرم پاتے ہین۔ اور جنگ کی جینی ڈی[1] آرک کے بالمقابل امن کی جینی ڈی آرک کو پیش کرتے ہین۔

[1] جینی ڈی آرک ایک فرانسیسی گاؤن کی لڑکی تھی اور اُس وقت انگلستان کا بادشاہ ہنری پنجم اپنی افواج سے تاج فرانس کے حاصل کرنے کے لیے اُس ملک پر چڑھائی کر رہا تھا اور شہر کے شہر اُس کی شمشیر فاتح سے مغلوب ہوتے چلے جارہے تھے۔ اُس نے اپنے ملک کیلیے

یہ ایک نوجوان بلگیرین خاتون ہے جس نے آج کل امن وصلح کی حمایت مین اپنی زندگی وقف کردی ہے، یہ خاتون جس کا پورا نام ارینا اسکش ینوف ہے۔ ایک ایسے ملک کی رہنے والی ہے جو بلحاظ وحشیانہ اور سفاکانہ مظالم جنگ کے تمام ممالک سے سبقت لے گیا ہے۔

ارینا ایک جاہل کسان ساکن ٹرنیووا (بلگیرین حکومت کا ایک قصبہ) کی اکلوتی بیٹی ہے اُس کو اپنی زندگی مین بلحاظ دولت وآسودہ حالی ترقی کی نہ کوئی امید تھی اور نہ اس کے گرد وپیش ایسے اسباب تھے جن سے وہ کامیابی حاصل کرتی، اس کا باپ چاہتا تھا کہ وہ اپنے گھر پر کھیتی باڑی کا کام کرے۔ اور اوس کا ہاتھ بٹائے لیکن ارینا نے باپ کی اس خواہش کو قبول نہین کیا اور ۱۳ برس کی عمر مین گھر چھوڑ کر تنہا فیلیپو پولس کو چلی گئی جہان کہ لڑکیون کا ایک بہت اچھا مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کار نمایان کیے،

اس کو شروع سے فرشتون اور آسمانی چیزون کے خواب نظر آتے تھے اور اُس کو خواب مین کہا گیا تھا کہ وہ اپنے ملک کی حفاظت کرے چنانچہ وہ بادشاہ فرانس کے پاس گئی اور اوس سے فوج لے کر (بقیہ حاشیہ برصفحہ آیندہ)

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مین داخل ہو کر تحصیل علم مین محنت شاقہ کی اور یہان سے کامیاب ہونے کے بعد برنی کے کالج مین جاکر طب و فلسفہ کی ڈگریان حاصل کین۔ اسکو بہی خیال نہ تھا کہ وہ ایک دن امن و صلح کی علم بردار بنیگی لیکن جس زمانہ مین کہ روس و جاپان کی لڑائی شروع ہوئی تو اوس کے دل مین صلح و امن کا قدرتاً ایک جذبہ پیدا ہوا اور اگرچہ اِس وقت اس کی ۱۶ سال کی عمر تھی مگر یہ جذبہ ایسا کامل اور مستحکم تھا کہ اس نے اس خیال کو لمحہ بھر کے لیے ترک نہین کیا کہ وہ دنیا مین امن و صلح کی منادی اور خدمت کرنے آئی ہے۔ وہ اس جذبہ کے پیدا ہونے کا حال اس طرح بیان کرتی ہے کہ ”مین اپنے آرام کے کمرہ مین بعد غروب آفتاب بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک سخت اندھیرا چھا گیا جس سے مین خوف زدہ ہوگئی اور اس خوفناک حالت کو مین نے ایک قسم کا دورہ سمجھا جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ ہو چکا تھا۔ لیکن پھر کھڑکیون سے تیز ہوا آنے لگی اور مجھے کچھ افاقہ معلوم ہوا اور جس طرح کہ ایسی حالت کے بعد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)۔ انگریزی افواج کے مقابلہ مین آئی اور ہر جگہ شکست دی۔ فرانس مین جس قدر انگریزی مقبوضات تھے وہ یکے بعد دیگرے فرانسیون کے ہاتھ مین آگئے لیکن جینی انگریزون کے ہاتھ آگئی اور اُس پر ساحرہ ہونے کا الزام لگایا گیا اور اس جرم کی پاداش مین زندہ جلا دی گئی ۱۲

انسان مین ضعف و اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے وہ مجھ مین نہ تھا میرے تمام ہوش و حواس مجتمع تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد کمرہ کی تاریکی روشنی سے مبدل ہوگئی اور اس مین میدان جنگ کا خوفناک نظارہ اور پورٹ آرتھر کا نقشہ نظر آگیا۔ میری آنکھون کے آگے انسانی لاشون کے ڈھیر تھے اور مین مرتے ہوئے آدمیون کی دردناک حالت دیکھ رہی تھی اس حالت کو کچھ لمحے نہ گذرنے پائے تھے کہ مین نے ایک چونکا دینے والی آواز سُنی اور پہاڑی پر ایک نیلگون کراس دکھائی دیا مین نے ایک ہاتھ بھی دیکھا جو کراس کی طرف اُٹھا ہوا تھا اور مجکو تحکم آمیز اشارہ سے بُلا رہا تھا اب وہ آواز بند ہوگئی اور مین نے یہ دوسری آواز سُنی کہ ”جنگ کے خلاف جنگ کرو“ تھوڑی دیر کے بعد میدان کارزار سرد پڑ گیا۔ کمرہ مین روشنی پھیل گئی اور پھر مینے اپنے آپ کو شفق کی سُرخی مین بیٹھا ہوا پایا“

اس عجیب تخیل کو ارینا نے جنگ کے خلاف ایک الہامی حکم سمجھا مگر اس پر عمل کرنے کے ذرائع اُس کو مشکل معلوم ہوئے کیون کہ ارینا ایک مفلس طالب علم تھی اور اس کو اُن سیاسی اور فوجی معلومات کا حاصل کرنا دشوار نظر آرہا تھا جو اس عظیم الشان مہم کے لیے ضروری ہین۔ یہ ہی تخیل اُس کو فلیپوپولس کے مدرسہ اور برنی کے کالج مین برابر رہا اور جب وہ اپنے وطن کو واپس آئی تو اُس نے

ٹرکی کے ساتھ جنگ کی تیاریان دیکھین اور اس امید پر کہ جنگ کے خلاف جنگ پر وہ اپنے آپ کو تیار کرے۔ صلیب احمر کے شفاخانہ مین بطور نرس (تیماردار) کے شریک ہوگئی۔

ارینا جس کو امن کی جینی ڈی آرک کہا جاتا ہے پہلے اس فوج کے ساتھ گئی جو جنرل ادانوف کے ماتحتی مین اڈریانوپل پر حملہ آور تھی پھر وہ اوس فوج کے ہمراہ ہوئی جو شتلجہ پر مصروف جنگ تھی اور یہ اُن صدہا زخمیون کی جو اڈریانوبل اور شتلجہ سے آتے تھے مرہم پٹی کرتی تھی۔

اس لڑائی کے عینی مشاہدہ اور تجربہ نے ارینا کے اس تخیل کو اور بھی مستحکم کر دیا وہ اس جنگ سے یہان تک متنفر تھی کہ اوس نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ "مین امن کی اس درجہ خواہشمند تھی کہ اس کے معاوضہ مین بلگیریا کی فتوحات مین سے بھی کچھ حصہ چلا جائے تو مضائقہ نہین سمجھتی تھی"۔

اس نے یہ بھی بیان کیا کہ "جب اڈریانوپل سے زخمیون کی دوسری کھیپ آئی تو مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی اور اس درجہ متاثر ہوگئی کہ مجھے خیال ہوا کہ میدان جنگ مین دوڑ جاؤن اور لڑنیوالی فوجون کے درمیان مین صلح کی وکالت کرون، مین نے عہد کیا کہ جون ہی

تیمارداری کے کام سے فرصت پاؤن گی تو تمام دنیا مین سفر کرکے اس الہامی حکم کی منادی کرون گی کہ جنگ کے خلاف جنگ کرو"۔

چنانچہ اب ارینا ملک روس مین دورہ کر رہی ہے اور آیندہ مغربی یورپ اور کناڈا مین بھی اسی مقصد کے لیے سفر کرنے والی ہے یہ ایک سادہ مزاج، حلیم عورت ہے اور مثل پہلی جینی ڈی آرک کے اپنا اثر پھیلا رہی ہے اور اپنے عجیب وغریب مقصد کو ایک الہامی کارروائی کہتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اس مین تائید ایزدی شامل ہے وہ اس دورہ مین انسانی برادری کے تعلقات پر لیکچر دے رہی ہے اور لڑائی کے خوفناک نتائج پر جو اُس نے تھریس کے میدان جنگ مین دیکھے ہین تقریرین کر رہی ہے اور اس مقصد مین اس کو کامیابی ہوتی جاتی ہے۔ ماسکو کے ہائی اسکول کی لڑکیون نے ارینا کے مقصد سے ایسی سرگرمی و دلچسپی کا اظہار کیا ہے کہ اُنہون نے ایک یونیورسل پیس لیگ (عالمگیر مجلس صلح) قائم کر دی ہے اور اسکے ہر ممبر نے قسم کھائی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص سے شادی نہین کرینگی جو سپاہی ہو یا لڑائی کو پسند کرتا ہو۔ ۴۲ قصبون مین اس کے لکچر ہوچکے ہین اور ماسکو اور سینٹ پیٹرس برگ مین متعدد دفعہ ہوئے ہین۔ ارینا کا دعوٰی ہے کہ مین ایک لاکھ آدمیون کے سامنے لڑائی کے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

خوفناک نتائج پیش کرچکی ہون اسکی کامیابی کا بڑا راز اس تحمل و سرگرمی مین مضمر ہے اور اس سے بھی زیادہ جنگ کے واقعات، مرنے والون کی تکالیف کے بیانات نتیجہ خیز ہین اور پھر اسکی سحر بیانی ان سب پر مستزاد ہے۔ وہ مثال کے طور پر کسی ایک سپاہی اور اُس کے خاندان کی مصیبتون کا تذکرہ نہایت درد کے ساتھ بیان کرتی ہے اور حاضرین کے سامنے اُن کی مصیبتون کا پورا منظر کھینچ دیتی ہے۔

اس نے ایک والنٹیر کا قصہ بیان کیا جو حب الوطنی کے جوش مین لڑنے گیا تھا۔ یہ قزل آغاج نامی گاؤن مین جو ٹرکی و بلگیریا کی سرحد پر واقع ہے۔ مدرس تھا جس نے ایک بیوی اور چار بچون کو قرق کلیسا مین چھوڑا ہے۔

ارینا نے آنکھون مین آنسو بھر کر اور کپکپاتی آواز مین پہلے اس والنٹیر کے اون خیالات حب الوطنی کو ظاہر کیا جنھون نے اس کو میدان جنگ مین جانے کے لیے آمادہ کیا تھا اور پھر اس درد آمیز خیال کو بیان کیا جو اُس کے دل مین اپنی بیوی بچون کی نسبت اُس وقت پیدا ہو رہا تھا جب کہ وہ ترکی گولی کے اثر سے نزع کی حالت مین تھا۔

اس سپاہی کے خیالات بیان کرنیکے بعد ارینا نے حاضرین کو اُن خیالات کی جانب توجہ دلائی جو مقتول کے رشتہ دارون کے دلون

مین موج زن تھے اور بعدہ سب سے چھوٹے بچہ کے حال اور خیال کا اس طرح اظہار کیا کہ "جب وہ دوسرون کو روتے دیکھتا تھا تو خود بھی رونے لگتا تھا" اور پھر ہنسنے لگتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر باپ مر گیا ہے تو کیا یہ سب اس کو گھر نہ بھیجدینگے، گویا وہ مرنے کی حالت سے ہی ناواقف تھا، پھر وہ کہتا تھا کہ ہان میرا باپ میرے لیے کیا لائے گا۔

ارینا جب ان قصون کو بغیر کسی مبالغہ کے اصلی صورت مین بیان کرتی تھی تو تمام سامعین کو رُلا دیتی تھی۔ غرض اس امن و صلح کی حامی جینی ڈی آرک کے مقاصد کے ہر گروہ اور ہر طبقہ کے ممتاز اور رہنمائی کرنیوالے لوگ حامی اور مؤید ہوتے جاتے ہین۔ چنانچہ روس کا ایک مشہور ملکی رہنما پی این ملیکف جو ایک وقت مین صوفیا کی یونیورسٹی کا پروفیسر تھا اور گرانڈ ڈیوک (امیر الامرا) کسٹن ٹائن ارینا کے بڑے مؤیدین مین ہین۔

اس امیر الامرا نے اپنی جاگیر کے صدر مقام اسٹریلیا مین ارینا کو اپنے تجربات کے متعلق ایک لکچر دینے کو مدعو کیا اور اس کو صلح کا مبلغ و باثر منادی کرنیوالے کے لقب سے اور امن کی جینی ڈی آرک کے خطاب سے مخاطب کیا جس خطاب سے کہ وہ اس وقت ہر جگہ یاد کی جاتی ہے۔ ایک کارخانہ شکر سازی کے مالک نے دو ہزار پونڈ کی رقم اس غرض سے

پیش کی کہ وہ اس سے بذریعہ کتب اور رسالون کے تحریک امن کی اشاعت کرے لیکن اریبنا نے یہ کہکر کہ صرف مصیبت زدون کی آواز دنیا سے لڑائی کو نکال سکتی ہے روپیہ لینے سے انکار کر دیا۔

اگرچہ اس کے مقصد اور تحریک کی عام طور سے حمایت کی گئی لیکن روسی وزیر داخلہ مکلاکوف نے جو امن کی اس منادی کو مشتبہ نظرون سے دیکھتا ہے۔ اریبنا کو اس وقت مدد دینے سے انکار کر دیا جب کہ تلا کے پولیس افسر نے لکچر دینے سے روکدیا تھا۔ اس جگہ کے سوا اور کہین اسکو کوئی دقت پیش نہین آئی۔

اریبنا نے روس مین سب سے پہلے اس لیے اپنا کام شروع کیا ہے کہ وہ روسی زبان اچھی طرح بول سکتی ہے۔ روسی زبان کے علاوہ فرنچ اور جرمنی زبانون مین تقریر کرنے کی بھی قابلیت رکھتی ہے۔ اور انگلستان و کناڈا مین فرانسیسی زبان مین تقریر کریگی۔ اُس کا ارادہ ہے اور وہ کہتی ہے کہ آیندہ دس برس کے عرصہ مین برابر لیکچر دیتی رہیگی اور کون جانتا ہے کہ اِس وقت تک ایسے ہی حیرت انگیز اعجاز سے جیسا کہ میرا مقصد ہے۔ جنگ دنیا سے معدوم نہ ہوجائے گی

(ترجمہ) محمد طٰہٰ

جاپان و چین کے چند دلچسپ حالات

حالات مصنفہ مسز ہیبرٹ وائٹ فشر ملک امریکہ کی ایک خاتون ہین۔ ان کا ٹرٹین (شہر کا نام) ہین لوہے کے اوزار ڈھالنے کا کارخانہ ہے۔ ان کو اپنے فرصت کے اوقات مین سوائے لیک کومو (ایک ندی ہے) پر جانے کے جو اٹلی مین ہے اور کہین باہر جانے کا اتفاق نہین ہوا لیکن عرصہ سے ان کا دنیا کے گرد موٹر مین سفر کرنے کا ارادہ تھا۔ چنانچہ وہ ۱۷ر جولائی ۱۹۰۹ سنہ ۶ کو بعزم سفر ٹرٹین سے روانہ ہوئین۔ اور تقریباً تیرہ مہینے مین ہندوستان، چین، جاپان، سیلون وغیرہ کی سیر کرکے واپس ہوئین دوران سفر مین قریباً ۲۰۰ خطوط حالات سفر معلوم کرنے کی غرض سے اُن کے پاس پہونچے۔ ہر ایک کا علٰحدہ علٰحدہ جواب دینے کی زحمت سے بچنے کی غرض سے مسز ہیبرٹ نے تمام حالات سفر کو ایک کتاب کی صورت مین شائع کر دیا ہے، چنانچہ اوس کتاب سے جاپان و چین کے چند مختصر حالات جو عام طور پر دلچسپ ہین ناظرات ظل السلطان کی دلچسپی کے لیے ترجمہ کئے جاتے ہین

جاپان ۲۶ر اپریل کو مع مہاراجہ بڑودہ[1] کے ساتھیون کے ہم جاپان کے ساحل ننگاکس پر پہونچے، وہان کے گورنر جنرل نے ہمارا استقبال کیا۔

MAKAIAS

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ہم لوگون کے قیام کے لیے ایک نہایت خوبصورت لکڑی کا بنا ہوا بنگلہ تجویز کیا گیا تھا جس کی گھڑکیان رائس پیپر (کاغذ) کی بنی ہوئی تھین، وہان کے دستور کے مطابق اندر داخل ہونے سے پہلے ہم لوگون کو جوتے باہر اُتارنا پڑے، تھوڑی دیر کے بعد بہت چھوٹی چھوٹی پیالیون مین بغیر دودہ وشکر کی چاے پیش کی گئی۔ اس کے بعد بنگلہ کا "منیجر" اندر آیا اور دوزانو ہو کر ہر ایک مہمان کے سامنے فرش کے سرے کو تین تین بار چھوا جو کہ غالبًا یہان کی رسم سلام معلوم ہوتی ہے۔ آدہ گھنٹہ بعد منیجر کے خاندان کی چند عورتین آئین اور رسم سلام ادا کر کے ہمارے پاس بیٹھ گئین اور رانی صاحبہ بڑودہ کے زیورات کو بہت تعجب سے دیکھتی رہین اور بالکل بچون کی طرح ہم لوگون کے کپڑون کے دامنون کو اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگین۔

دوسرے دن ہم لوگ سیر کرنے روانہ ہوئے مندرون کی سیر کرتے ہوئے ایک باغ مین پہونچے جس مین تمام درخت، پھول، پھل، بیل وغیرہ موم جامے اور کاغذ کے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک چیز انسانی صنعت کی تھی۔ لیکن اس بات کے بتلانے کے پیشتر تک ہم لوگون کو ان کے اصلی ہونے کا یقین تھا۔ یہ انسانی دستکاری کا اعلیٰ نمونہ کہا جاسکتا ہی اور اس پر جاپانی جس قدر فخر کرین کم ہے۔

جاپانی ہمیشہ فرش پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہین اور فرش پر ہی سوتے ہین، غذا بہت سادہ ہوتی ہے لیکن چار کثرت سے پیتے ہین۔ یہ لوگ چاول چھوٹے چھوٹے لکڑی کے چمچون سے کھاتے ہین ہم لوگون نے بھی اکثر دفعہ اُن سے کھانے کی کوشش کی مگر اس قدر جلد نہین کھا سکے۔ اور بھوکے رہنے کے خیال سے چھوڑنا پڑا۔

جاپانی بہت پستہ قد ہوتے ہین۔ ۵ فٹ سے زیادہ آدمی دیکھنے مین نہین آیا۔ لیکن نہایت ہی پُھرتیلے اور تیز ہوتے ہین تعلیم کی طرف عام رجحان ہے۔ یہ لوگ بے شمار خداؤن کو پوجتے ہین آندھی، سمندر، جنگل، دریا، پہاڑ، چاند، سورج، اور بعض درخت وغیرہ ان کے معبود ہین۔ ان خداؤن کے متعلق وہ عجیب عجیب اعتقادات رکھتے ہین جن کو سُن کر کوئی شخص بغیر ہنسے رہ نہین سکتا۔ یہان کے لوگ بہت مہمان نواز ہوتے ہین۔ اور جب کبھی ہم کو باہر نکلنے کا اتفاق ہوتا تھا تو بازاری لوگون کا ہجوم ہم کو گھیر لیتا تھا، اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ یہان کے لوگون نے اس سے پہلے کبھی موٹر نہین دیکھی ہے کیون کہ کُل جاپان مین دو تین ہی موٹرین ہین اور وہ بھی بہت ہی چھوٹی چھوٹی یہان کے باشندون کی پرائیویٹ لائف (گھریلو زندگی) دیکھنے کی غرض سے ہم نے ایک اخبار نویس سے درخواست کی کہ وہ ہمین اپنے گھر

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

لے چلے۔ وہ بہت خوشی سے ہمین اپنے مکان مین لے گیا۔ مکان بانس کا بنا ہوا تھا، دروازہ اتنا چھوٹا تھا کہ ہمین بہت جھک کر اندر جانا پڑا۔ اور داخل ہونے سے پیشتر جوتے باہر اُتارنے پڑے۔ اندر نشست کا انتظام فرش پر تھا۔ ہر چیز اپنی اپنی جگہ قرینہ سے رکھی ہوئی تھی۔ باورچی خانہ مین صرف ایک چولھا رکھا ہوا تھا، مجھے بہت تعجب معلوم ہوا کہ تمام خاندان کے لیے ایک مختصر سے چولھے پر کیسے کھانا پکتا ہوگا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ لوگ زیادہ تر بازار سے پکا ہوا خرید کر کھاتے ہین۔

ہم نے اخبار نویس کی بیوی کا کمرہ دیکھا جو بالکل گڑیون کا گھر معلوم ہوتا تھا مگر پھولدار پودون سے آراستہ تھا، عورتین ہم لوگون کو دیکھکر بہت شرماتی اور ہنس ہنس کر ایک دوسرے کے پیچھے چھپتی جاتی تھین،

ہم لوگون کو شاہزادہ کے محل دیکھنے کا اتفاق ہوا جو آرایش کے لحاظ سے جاپان مین نظیر نہین رکھتا ہے۔ تمام محل سے ہم لوگون کی نشست کے لیے بدقت تمام چار کرسیان مل سکین۔ شاہزادہ کے ڈریسنگ روم (کمرہ لباس) مین ہم نے ایک صندوق دیکھا جس مین اُس کا ایک آئینہ رکھا ہوا تھا یہان کا دستور ہے کہ آئینہ کو سوائے اُس کے مالک کے دوسرا کوئی نہین دیکھ سکتا، یہان تک کہ مرنے کے بعد وہ آئینہ اُس کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔

شاہزادہ کے ڈرائینگ روم (کمرہ ملاقات) مین ہم نے اکثر انگریزون کی تصاویر دیکھین جو اُن کے محل کی سیر کرنے یہان آئے تھے۔ شہزادہ نے مجھسے بھی اپنی تصویر دینے کی خواہش ظاہر کی مین نے اپنی تصویر پیش کی شاہزادے نے اپنی وزیٹر بک (کتاب ملاقات کنندگان) مین میرا نام درج کر لیا اور بہت دلچسپی سے میرے شوہر کے حالات دریافت کرتے رہے اور آیندہ واقعات سفر سے اطلاع دیتے رہنے کی درخواست کی روانگی کے وقت مین نے یورپ کے دستور کے مطابق اُن کے نوکرون کو انعام دینا چاہا مگر اُنھون نے بہت خائف ہو کر لینے سے انکار کیا،

ہمارا ایک بازار مین گذر ہوا جس مین نوعمر لڑکیان بیٹھی ہوئی سنگھار کرنے مین مصروف تھین اور گذرنے والون کی طرف ذرا توجہ نہین کرتی تھین دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جو شخص شادی کرنا چاہتا ہے یہان آنکر انتخاب کرتا ہے اور پھر حالات دریافت کرنے کے بعد شادی کا پیام دیتا ہے۔

مجھے یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوا کہ یہان کے غسلخانون مین مردون اور عورتون کے نہانے کے لیے ایک جگہ انتظام ہوتا ہے۔

(باقی آیندہ)

سید عبدالجلیل
متعلم محمڈن کالج (علیگڈھ)

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

تربیت دماغ

آجکل ورزش بھی تعلیم کا ایک ضروری جز ہے اور اس کو تعلیمی ترقی کے معاون اسباب مین سمجھا جاتا ہے اور درصل ورزش کو تعلیمی ترقی کا معاون خیال کرنا کسی طرح بیجا نہین ہے، کیونکہ ورزش سے بدن مین چستی پیدا ہوتی ہے، اور دوران خون کی زیادتی سے دماغ پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور ایسی غذا پہونچتی ہے جسکی دماغ کو بیحد ضرورت ہوتی ہے، مین ابھی بتا دونگی کہ جس طرح جسم کے نشوونما کے واسطے انسان کو مناسب غذاؤن کی ضرورت ہے اُسی طرح دماغی ترقی اور اُس کے نشوونما کے لئے بھی غذا کی حاجت ہے۔ یہ کبھی نہ خیال کرنا چاہئے کہ تربیت دماغ کے لئے ورزش اور وہ غذائین جو جسم کی پرورش کے واسطے لازمی ہین کافی سامان ہین۔

ہم کو بچہ مین نیکی، ہمدردی اور دیگر اخلاق حسنہ کا پیدا کرنا اور اوسکو دماغ کی اندرونی قوتون کو بیدار کرنا نہایت ضروری ہے اور اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے محض ورزش اور مادی غذائین کسی طرح کافی نہین ہو سکتین۔ اگر آپ بچہ کے نہالچے مخمل و کمخواب کے بنائین اور اُس کو گلاب و کیوڑہ سے غسل دین اور متعدد انائین اور آیائین اُس کی خدمت کے لئے رکھین اور جب

وہ بڑا ہو تو ایسا ہی عیش و آرام کا سامان لطیف و پاکیزہ غذائین نفیس اور قیمتی پوشاک اُس کے لئے مہیا کرین لیکن جب تک اُس کی تربیت عمدہ نہ کی جاے اس کے دماغ کو غذا بہم نہ پہونچائی جاے کیونکر ممکن ہے کہ آپ اس مین انسانی صفات پیدا کر سکتے ہین، اور بعینہ یہ مثال ہوگی کہ ہم مکان کے آس پاس پھرتے ہین مگر اس کے اندر کی کیفیت اور اس کے مکینون کی حالت سے بے خبر رہتے ہین۔

بچے نونہال کہلائے جاتے ہین اور یہ ایک بجا تمثیل ہے کیونکہ جسطرح باغبان پودون کو کاٹ چھانٹ کر اور اُن کی جڑون مین کھاد ڈال کر اُن کو خوشنما اور بار آور بناتا ہے اسی طرح ہم بھی بچون مین تعلیم و تربیت سے اعلیٰ صفات پیدا کر سکتے ہین۔

گھرون مین دیکھا جاتا ہے کہ بچہ کی جسمانی غذا کا والدین بہت کچھ خیال کرتے ہین لیکن بچے کے دماغ کو جس قسم کی غذا کی ضرورت ہے اُس کی مطلق فکر نہین کی جاتی۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ بچون کی دماغی تربیت پر بھی پوری توجہ کرین اور اُن کو سمجھنا چاہئے کہ دماغ کے لئے کہان تک اور کس قسم کی غذا کی ضرورت ہے۔

دماغی تربیت کی مختصر طور پر یہ تعریف کی جاسکتی ہے کہ اس مین خیال

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

وفکر کی قوت اور غور وخوض کا مادہ پیدا ہو اس تعریف کو ذہن نشین کرنے کے بعد یہ خیال کرنا چاہیے کہ دماغ کبھی خیالات سے خالی نہین رہتا خواہ وہ نیک ہون یا بد ، اور یہ صرف والدین اور استادون کی حالت پر منحصر ہے کہ ان خیالات کا میلان نیکی کی طرف بڑھے یا بدی کی طرف زیادہ ہو۔

قدرتی مناظر کے مشاہدات ، حواس خمسہ کی غذاہین اور ان سے اچھے خیالات پیدا ہوتے ہین ایجاد کا مادہ اور غور وخوض کی عادت پڑتی ہے ، لیکن اس پر اکتفا نہین کرنا چاہیے بلکہ اُس کی دماغی تربیت کے لئے اور بہت سے سامان کی ضرورت ہے ، افسوس ہے کہ ہمارے بچّون کو سوا ے خاندانی روایتون اور معمولی نصیحتون کے غور وخوض کے واسطے اور کوئی غذا میسر نہین ہوتی۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ جس دماغی غذا کی ہمارے بچّون کو ضرورت ہے وہ اُنہین گھر مین ملتی ہے اور نہ مدارس مین ، حالانکہ کہا جاتا ہے کہ موجودہ تعلیم مین دماغی تربیت کا بھی کچھ سامان رکھا گیا ہے تو پھر ایسی حالت مین بچون کے دماغی قوٰی کے نشو ونما کی کیا صورت ہے۔

بچون کے نسبت یہ کہتے سُنا ہوگا کہ فلان بچہ نہایت غبی ہے ، ہوگا تو ضرور ہے لیکن اس کے اسباب پر غور کبھی نہین ہوا ہوگا ، جب کہ سب کی

دماغی ساخت یکسان ہے اور بچّہ کو کبھی کوئی دماغی مرض نہین ہوا ہے اس کی جسمانی صحت بہت اچھی ہے ، کسی ڈاکٹر یا طبیب نے کبھی یہ نہین کہا کہ اسکی دماغی ساخت مین کوئی نقصان ہے تو پھر اب خیال کرنا چاہیے کہ ایک بچہ کو غبی اور دوسرے کو ذہین کہنے کی کیا وجہ ہے۔

تجربہ سے معلوم کیا گیا ہے کہ جس خاندان کے ممبر تعلیم یافتہ ہین ، جہان غور وخوض کے اسباب مُہیّا ہین اور جہان ہر قسم کے علمی ، اخلاقی ، تذکرے رہتے ہین ، اور جہان صنعت وحرفت کا چرچا رہتا ہے گویا اس خاندان کے دماغ ایجادات کے لئے موزون ہو چکے ہین اُن کے بچّے ہمیشہ ذہین ہوتے ہین ، اور جن بچّون کے دماغ کو غذا نہین ملتی اور ایسے سامان میسر نہین ہوتے جن سے غور وخوض کی عادت ہو وہ بچے اکثر غبی اور کند ذہن ہوتے ہین۔

علم صرف حواس خمسہ کی درستی سے حاصل نہین ہوتا بلکہ دماغ کی غذا تبادلہ خیالات اور غور وخوض سے حاصل ہوتا ہے۔ فی زماننا جو دنیاوی تعلیم دیجارہی ہے۔ اوسکے واسطے اشد ضروری ہے کہ دماغی ترقی کا کافی سامان پیدا کیا جائے۔ ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنے بچون کو اچھی اچھی اخلاقی کتابین پڑھنے کو دین۔ اون کے گرد وپیش ایسے اسباب فراہم کرین جن سے اون کے چال چلن

اور عادات و اطوار پر نیک اثرات پڑتے رہین۔ اور اون کے دماغ کو نیک خیالات سے بھر دین تاکہ آیندہ وہ بغیر ہماری تحریک کی ایسی ہی غذا کا اپنے دماغ کو عادی بنالین

یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ اوائل عمر مین بچہ کے دماغ پر جو نقش قائم ہو جاتا ہے وہ کبھی نہین مٹتا اسلئے والدین کو اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ بچون کے دماغ پر اچھی اور نیک باتین نقش ہو جائین۔

جس بچہ کو غور سے ہر بات سننے کی عادت ڈالی جاتی ہے اوسکے سامنے چھ سال کی عمر سے دس سال کی عمر تک کوئی واقعہ پیش آئے اور کوئی بات اوسکے سامنے بیان کی جائے تو وہ اوس واقعہ کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ جو بات اوس نے سنی ہے اوسکو اچھی طرح دُہراویگا گو الفاظ مین کسی قدر فرق ہو مگر مفہوم اور مطلب وہی ہوگا اور برسون بلکہ تمام عمر نہین بھولے گا۔ لیکن یہ حالت جب ہی ہوتی ہے جب اون کی دماغی غذا کا اہتمام رہا ہو۔

ہمارے ہندوستان مین اصلی دماغی غذا ملنا تو دشوار ہے البتہ فضولیات کا بہت سا ذخیرہ مہیا کیا جاتا ہے جو بجاے نفع کے سخت مضرت رسان ہوتا ہے جس سے اون کو کوئی دلچسپی نہین ہوتی اور نہ تعلیم کا شوق دل مین پیدا ہوتا ہے۔

یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ صرف امتحان کے وقت اون مضامین کو جن مین امتحان دینا ہوتا ہے محض ڈگری حاصل کرنیکی غرض سے رٹ لیا جاتا ہے اور پھر اوسکے بعد غالباً اوس کا دماغ اُن مضامین سے بالکل مُعرّا ہو جاتا ہی یہ کیون؟

اسلئے کہ حقیقتاً دماغ سے اوس کا اصلی کام نہین لیا جاتا اور نہ اوس کو اوسکی غذا پہونچائی جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ دو برابر کے سند یافتہ شخصون مین سے ایک کو ہم اعلےٰ درجہ کا روشن خیال پاتے ہین اور دوسرے کو اوسکے برعکس دیکھتے ہین۔

آج کل کالجون اور اسکولون مین عموماً غربا کے بچے زیادہ تعلیم پاتے ہین لیکن اون کے دماغی وسائل مہیّا نہ ہونے سے اپنی غذا مہیّا نہین کر سکتے۔ اور اگر ابتدا مین کوئی غریب اور تعلیم کا دلدادہ اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے کچھ انتظام بھی کرے تو پانچ چھ روپیہ سے زیادہ معلم یا اتالیق کی تنخواہ نہین دے سکتا۔ اور ظاہر ہے کہ اس تنخواہ کا آدمی کیا دماغی تربیت کر سکتا ہے۔ البتہ اگر کچھ عمدہ تعلیم و تربیت حاصل بھی ہوتی ہے تو امرا کے بچون کو بشرطیکہ وہ اس ضرورت کو محسوس کرین۔ اور انکی دماغی غذا کو اسباب مہیّا کر دین۔

بچون کے واسطے ضرورت ہے کہ ان ہی اصول پر ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ سال تک گھر مین تعلیم پائین تاکہ اُن کو تعلیم سے دلچسپی ہو جائے۔

لیکن عموماً گھرون مین جسطرح تعلیم و تربیت کی جاتی ہے وہ عموماً دماغ کیلئے غیر موزون اور بعض وقت مضر ہوتی ہے اب رہے اسکول تو وہان کی حالت ظاہر ہے کہ ۲۰ ۔ ۲۵ ۔ لڑکون کی ایک ایک جماعت ہوتی ہے اوستاد ایک ناطق مشین یا فونوگراف کی طرح کتابی الفاظ و فقرات دوہراتا چلا جاتا ہے اوس کو اتنی فرصت کہان کہ وہ لڑکون کو مطلب ذہن نشین کرا سکے۔ اس وجہ سے وہ غذا جسکی بچے کے

MAKAIAS

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

دماغ کو ضرورت ہے وہان بھی مفقود ہے۔ ایسی حالت مین ضرورت ہے کہ جو مدت گھرون پر تعلیم پانے یا دماغ کو تربیت دینے کی ہوتی ہے اس مدت مین پورے طور پر دماغی تربیت کی جائے جو والدین یا اتالیقون اور مربیون کی تھوڑی توجہ سے ہوسکتی ہے لیکن خانگی تعلیم کی تعریف سے مجھے اسکول کی تعلیم پر نکتہ چینی مقصود نہین ہے یا گھر کی خواندگی کو اسکول کی تعلیم پر ترجیح دینا مدنظر نہین ہے بلکہ گھر کی تعلیم سے میرا مدعا یہ ہے کہ بچے کو اسکول کی تعلیم کے لئے اس طور پر تیار کیا جائے کہ اس مین تعلیم کا شوق پیدا ہو جائے اور اوس کا دماغ تربیت پا جائے ہم کو اس دماغی حالت کا اثر کالجون تک مین بھی نظر آتا ہے جہان اعلے تعلیم دیجاتی ہے اور غور و خوض کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیا سبب ہے کہ ہمارے بچون کی سند یافتہ یورپ کے گرانجویٹون سے مقابلہ نہین کرسکتے۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ صرف یونیورسٹیون کا طریقہ تعلیم ہی قابل اصلاح نہین بلکہ ساری خرابی گھرون مین تعلیم و تربیت نہ ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب تک ابتدا سے گھرون مین بچون کی دماغی تربیت نہ ہوگی وہ تعلیم مین قابل تعریف کامیابی حاصل نہین کرسکتے۔

اگر کوئی شخص ذرا بھی غور سے ان اسباب پر توجہ کریگا تو اوسکو معلوم ہو جائے گا کہ گھرون کی تعلیم و تربیت عورتون کی تعلیم پر منحصر ہے اور وہ سستی و عدم توجہی جو تعلیم نسوان سے ہے اوسی کو دیکھتے ہوئے ابھی نصف صدی تک بچون کی دماغی تربیت کے متعلق اطمینان نہین ہوسکتا۔

سب سے پہلے خانگی تعلیم مین مذہبی تعلیم دینی اور اوسکے مطالب پر بچون کو غور و خوض

کی عادت ڈلوانی چاہئے تاکہ اونکے اخلاق مین پاکیزگی پیدا ہو جو مذہبی تعلیم کا سب سے بڑا نتیجہ ہے۔ اسکے علاوہ اون کو مختلف اخلاقی قصے اور حکایتین سُنائی جائین۔ ایسی کتابین پڑہائی جائین جن مین موجودات کا حال ہو اور دلچسپ تاریخی واقعات بتائی جائین غرض بچون کے دماغ کو ایسی غذا دیجائے جس سے اوسکی مخفی قوتین پیدا ہون تاکہ وہ عمدہ اخلاق کا نمونہ بنین اور انسانی ہمدردی کا مادہ اُن مین پیدا ہو جو درحقیقت انسان کی بہترین صفت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی آیندہ نمبر مین اس اعلیٰ صفت "ہمدردی" پر چند خیالات ناظرین کے سامنے پیش کئے جائینگے۔

عالیہ خاتون

حیات النذیر

شمس العلما مولانا نذیر احمد مرحوم کی یہ وہ جامع سوانح عمری ہے جسکے دیکھنے سے مرحوم کے کمالات علمی اور اُن حالات زندگی پر کامل عبور ہوتا ہے جو مسلمانون کے لئے متاع فخر ہین۔ یہ کتاب نہایت محنت و جانفشانی سے لکھی گئی ہے اور مرحوم کی بیش بہا تصانیف پر بھی ریویو کر کے نہایت مفید اقتباسات درج کئے گئے ہین اس مین مرحوم کی تصویر اور دو تحریرون کے عکس بھی شامل ہین۔

اس کتاب کو سید افتخار عالم صاحب مارہروی نے کئی سال کی محنت اور حیدرآباد و دہلی مین قیام کر کے اور صدہا روپیہ صرف کرنیکے بعد مرتب کیا ہے۔ اس کتاب پر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ شمس العلما مولانا الطاف حسین حالی۔ اور مفتی انوار الحق صاحب ایم۔ اے نے جو ریویو کئے ہین اُن سے اس کتاب کی خوبی کا اندازہ ہوتا ہے۔

مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ انسپکٹر تعلیمات مشہور مقدمہ نگار و سیکریٹری انجمن ترقی اردو نے بھی ایک مبسوط مقدمہ تحریر کیا ہے۔ یہ مقدمہ اور ریویو بھی شامل کتاب ہین کتاب فلس کیپ سائز کے (۷۰۰) صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت (سے)

المشتہر

محمد مہدی

منیجر ظل السلطان

بھوپال

MAKAIAS

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAKAIAS